دستورِ زبانِ
مَحَلّی گوجری

غنی غیور

تفہیم پبلی کیشنز، راجوری (جموں کشمیر)

© غنی غیور

dastoor-e-zuban-e-Mahalli Gojri

by

Ghani Ghayoor

Year of Edition: 2023

ISBN:

Price Rs. 500/-

نام کتاب	:	**دستورِ زبانِ مَحَلّی گوجری**
قلمی نام	:	غنی غیور
اصلی نام	:	عبدالغنی جاگل
سنِ اشاعت	:	۲۰۲۳ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۵۰۰ روپے
کمپوزنگ	:	تفہیم پبلی کیشنز، راجوری
ملنے کا پتہ	:	گوجر دیش چیریٹیبل ٹرسٹ، چھنی ہمت، جموں
زیرِ اہتمام	:	تفہیم پبلی کیشنز، راجوری

گوجردیش چیریٹیبل ٹرسٹ، جموں کے بانی

مرحوم مسعود احمد چوھری

کے

نام

تسبیح

پیش لفظ 6
گوجری فونالوجی (صوتیات کا مطالعہ) 11
گوجری مارفالوجی (صوتیات کی ساخت) 19
گوجری، گجراتی اور راجستھانی کے لہجوں کا تقابلی مطالعہ 51
گوجری، گجراتی اور مارواڑی کا لسانی و معجمی رشتہ 56
گوجری، گجراتی، ہندی اور اردو کا تقابلی مطالعہ 64
گوجری اور میواتی کا تقابلی مطالعہ 74
پنجابی اور گوجری کے مشترکہ الفاظ 79
گوجری اردو لیپی اور گرامر کے مسائل 82
اسم فعل کا بیان 91
گوجری نحو 106
عروضی مطالعہ________ 117
اسمٰعل ذبیح، رانا فصل حسین، اسرائیل اثر، ڈاکٹر صابر آفاقی،
مخلص وجدانی اور اقبال عظیم چوہدری
کتابیات (References)

پیش لفظ

دستورِ زبانِ مَحَلّی گوجری

بعض ناقدین کا خیال ہے کہ کسی بھی زبان کے لئے اس کی الگ سے لپی کا ہونا پہلی شرط ہے،اس کے علاوہ صدیوں پرانا تحریری ادب جو ثقافت کا مظہر ہوتا ہے کا ہونا دوسری شرط ہے اور تیسری شرط زبان کے دائرہ کا وسیع ہونا یعنی ریاست یا ریاستوں کی ترجمانی اور سرپرستی کا ہونا بھی لازم ہے ہے۔جس زبان کو ریاست یا سرکار کی سرپرستی نہ ہو،اس کا مرنا اٹل ہے جبکہ ڈائیلیکٹ یا مقامی یا محلی زبان کا دائرہ محدود اور خاص گروہ افراد سے ہوتا ہے۔یہ بعض افراد کے گروپ کے درمیان روزمرہ زندگی سے تعلق رکھتی ہے،اسے بالفاظ دیگر بولی بھی کہا جاتا ہے۔بولیوں کے زندہ رہنے میں جغرافیائی سماجی حالات کا اہم کردار رہا ہے۔تہذیبوں کی یلغار نے پرانی ثقافتوں کو بڑی حد تک ختم کر دیا ہے۔مقامی زبانوں کا پرانا تحریری ادب نہیں ہوتا ان کا سرمایہ یہی لوک گیت،ضرب المثل وغیرہ ہوتا ہے، جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔بعض حضرات خواہ مخواہ اپنی بولیوں کے ڈانڈے دوسری بولیوں سے ملا کر اپنی بولی کو مؤثر ثابت کرنا چاہتے ہیں

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس بحث کی کوئی محکم بنیاد نہیں ہماری ادبی ورثہ جن میں نورا، ڈھینڈری، سپاہیا، درشی وغیرہ گوجروں کے حالات اور تہذیب کا پتہ دیتے ہیں۔ زبانیں کئی صدیوں کے بعد بالغ ہوتی ہے اب تو تمام مقامی زبانیں اور محلی بولیاں نئی صرافی تہذیبوں کے سنگم پر روز بروز اپنی شناخت کھو رہی ہیں۔اس وقت شاید اس قسم کے ادب کی ضرورت ختم ہوتی جارہی ہے جو ہمارے پاس تخلیق ہو رہا ہے۔لہٰذا اہلِ زبان کو چاہیے کہ نئے حالات میں اپنی تُلنا کریں۔

جدید گوجری ادب، جس کی بنیاد بیسویں صدی کی دوسری تیسری دہائی کے آس پاس بعد سائیں قادر بخش،نون پونچھی،بن باسی،ذبیح وغیرہ نے ڈالی تھی،گوجری میں پہلی دفعہ سائیں قادر بخش نے سی حرفیاں لکھیں ورنہ اس سے پہلے تمام گوجر عظماء ومشاہیر پنجابی ہی بولتے تھے اور شعر و شاعری بھی پنجابی میں کرتے تھے،مثلاً میاں محمد صاحب غلام رسول عالم پوری،محمو بوٹیا گجراتی وغیرہ۔

جارج گریرسن (۱۸۵۱تا۱۹۴۱ء) پہلا شخص تھا،جس نے اپنے لنگویسٹک سروے میں گوجری کی شناخت پر چالیس پینتالیس صفحات پر مشتمل تحقیقی مواد ضرور شامل کیا۔مزید تین چار عشرے بعد تک گوجروں میں کوئی ایسا عالم نہیں پیدا ہوا جو گوجری کی املاء اور ساختیات کا مطالعہ کرتا،علم صوتیات اور عروض تو ذرا آگے کی بات ہے۔بہر حال

ع کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

پہلی بار آرسی شرما نے گوجری کے کھاتے میں دو معتبر کتابیں انگریزی زبان میں لکھیں۔گوجری گرامر اور گوجری فونیٹیک ریڈر ــــ یہ کتابیں ہر طرح سے معنی خیز اور معتبر ہیں اور علمی نکات سے لبریز ہیں۔ہم آرسی شرما کے شکر گزار ہیں،جنہوں نے زبان کی ترقی کی دوسری خشت رکھی۔

گوجری کا دوسرا سپوت رام پرشاد کھٹانہ ہیں، جنہوں نے ”گوجر، گوجری زبان وادب“ شہرۂ آفاق کتاب لکھی اور گوجری تاریخ بھی۔ انجمن ترقی گوجری زبان وادب گڑ گاؤں ہریانہ نے ۱۹۷۴ء میں ”گوجر، گوجری زبان وادب“ شائع کی۔

گوجری کے کئی لہجے اور accent ہیں البتہ گریرسن نے سات لہجوں کا ذکر کیا ہوشیار پوری، کانگڑہ، گورداسپور، یوسف زئی اجڑی، کہناری یا بنیاری، ہزارہ اور کشمیری، پونچھ راجوری مظفر باد اور وادیٔ کشمیر کے اطراف کی گوجری کے لہجے، جن میں زیادہ فرق نہیں، البتہ کوہستانی گوجر پشتو بھی بولتے ہیں۔ زیرِنظر کتاب میں پونچھ، راجوری میں بولی جانی والی گوجری لہجہ کی مثالیں پیش کی ہیں۔

گوجری میں بعض الفاظ کی معکوسی آواز ہے اور بعض الفاظ مثلاً جو”ن“ اور ”ل“ پر ختم ہوتے ہیں۔ ماں یا پنجابی ڑاں کی آواز میں بدلے جاتے ہیں۔ جیسے بال، لون، کال وغیرہ۔ ایسے ہی بھ، جھ اور گھ علی الترتیب چہ، پہ، کہ میں بدل جاتے ہیں۔ جھگڑو کے بجائے چھگڑو، بُھول کے بجائے پہُل، گھوڑا کے بجائے کھوڑ الکھا جاتا ہے۔

مزید زیرِنظر کتاب میں صرف، نحو، صوتیات اور عروض کے تمام پہلوؤں کو مثالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اردو قواعد (از عبدالحق) اور گوجری گرامر، گوجری فونٹیک ریڈر سے مشارکت کی ہے اور اہم اضافے کئے ہیں۔ فونٹیکس کے بہت سے پہلو آرسی شرما نے چھوڑ دیے تھے، وہ بھی بیان کئے ہیں۔ اگلی کتابوں کو محض دوہرانے کے بجائے گرانقدر اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

یاد رہے دنیا کی کوئی زبان یا بولی صاف (Pure) نہیں ہوسکتی ہے۔ ہر زبان میں دوسری زبانوں کے الفاظ مل چلے ہیں۔ اسی اصول کے تحت پنجابی کے پچاس ساٹھ فیصد الفاظ کسی نہ شکل میں گوجری میں موجود ہیں۔ پنجابی زبان کے تحریری ادب کی تاریخ

بابافرید(۱۱۷۳تا۱۲۶۵ء) سے شروع ہوتی ہے،یعنی آٹھ سوسال پرانی ہے۔

پنجابی کے پانچ بڑے ڈائلیکٹس میں پنجابی کے پانچ ،ملتانی لہندی، پوٹھواری، ماجھی، دوآبی اورملوائی (مالوہ کی) میں سے اسٹینڈرڈ لہجہ (standard dialect) ماجھی (majhi) ہی ہے۔ یہ انہی لوگوں کی زبان ہے۔مشرقی پنجاب اورمغربی پنجاب لاہوروغیرہ کے میدانی علاقوں میں بھینسیں پالتے تھے۔ظاہر ہے گوجر بھی بنیادی طور پر اسی پیشہ سے منسلک رہے ہیں۔اس لئے پنجابی کے عامرہ سے گوجری کادامن مالا مال ہوگیاہے۔

گوجری میں بے شمار پنجابی الفاظ ملتے ہیں۔تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ آٹھویں سے بارہویں صدی تک گوجروں کی حکومتیں تھیں اورظاہر ہے،ان کی محلی زبانیں بھی تھیں اس دور کے گوجری لہجوں کاکسی کوعلم نہیں،آگے چل کر یہ اپنا مرکز کھو گئے،یہ بولیاں سیاسی انتشاراورتبدیلوں کے باعث گروہوں میں بٹ گئیں،گجراتی،مارواڑی،ہریانوی،میواتی اورگوجری وغیرہ۔

موجودہ یاجدیدگوجری کی تمام اصناف پنجابی سے ہی آئیں۔مثلاً سی حرفی،ماہیے، ٹپے وغیرہ۔البتہ پچھلے بیس پچیس برس سے گوجری اردوغزل میں اردوکاتتبع کیاجارہاہے اورنظم ونثر،جملہ اصناف میں کام ہورہاہے۔

اگرزمانے کے اظہار کے اعتبار سے زبان گوجری کی ساخت دیکھی جائے یا Tempus یاٹائم کااعتبار کیاجائے تو پتہ چلتاہے کہ گوجری زبان اورمارواڑی یا راجستھانی بڑی حدتک مشابہت رکھتی ہیں لیکن الفاظ کے اشتراک کے معاملہ گوجری میں اردو کی طرح بہت سی پراکرت زبانوں کے الفاظ شامل ہوئے ہیں۔گوجروں کااصل مسکن گجرات پاکستان ہی ہے۔اس لئے پنجابی کااثرناگزیرتھا۔بولیوں کے اثرات کا

مطالعہ کئی ابواب میں مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

گوجری صوتیات فونیمیات کے علاوہ عروضیات پر مباحثوں کا آغاز کیا ہے۔ زبانوں کے اصول حتمی ہوتے ہوئے بھی بعض اوقات استثنائی صورتوں کے حامل ہوتے ہیں۔اُردو میڈیم میں گوجری فقروں یا مثالوں سے یہ کتاب بھری پڑی ہے۔اس دور میں جو لوگ گوجری بولتے ہیں۔وہ گوجری لکھتے یا پڑھتے نہیں بلکہ وہ اردو ضرور لکھتے پڑھتے ہیں،اس لئے اردو میڈیم زیادہ موثر ثابت ہوگا۔یہی سوچ کر زیرنظر کتاب اردو قالب میں ڈھالی گئی ہے۔کوشش کی گئی ہے کہ گوجری زبان محلی کا غائر مطالعہ کتابی شکل میں پیش کیا جا سکے۔

تحقیق وتدوین وترتیب اتنا آساں کام نہیں،لہٰذا اگر کہیں کمی رہ گئی ہوگی تو اگلے ایڈیشن میں پوری کردی جائے گی،اس سلسلہ میں ملنے والی آراء پر بھی غور وفکر کرنے کے بعد مناسب عمل کیا جائے گا۔

امید ہے کہ یہ کتاب گوجری زبان کے فروغ میں معاون ثابت ہوگی اور پسند کی جائے گی،اسی امید کے ساتھ۔

المخلص

غنی غیور

3

گوجری فونالوجی

(صوتیات کا مطالعہ)

گوجری میں اُردو کی طرح دوس مصوتے ہیں تین چھوٹے اور سات بڑے یعنی زیر اور پیش کی حرکات کے علاوہ آ، اے اَی اِی، اَو، اُو، اور ''آں'' (انفی معکوسی آواز) گوجری کے نو مصوتے ان الفاظ سے ادا ہو جاتے ہیں:

ا: مَل (فعل امر ملنا سے)

۲: مِل (mil)

۳: مُل یعنی قیمت

۴: مَیل (mel) یعنی ملاپ

۵: میل (mael) یعنی گندی پرت

۶: مول یا موول (mu:l) یعنی جڑ۔

۸: مَول (گوجری کے مولنا مصدر)

۹: مال یعنی الف بمقدار دو زبر

۱۰: انگ یعنی کسی مصوتے سے نون کے ملنے سے "ں" کی آواز پیدا ہوتی ہے یہ انفی مصوتا ہے۔ جیسے جنج، جنگ، ماں وغیرہ یہاں نون کے اتصال سے آواز بجائے اپنے مخرج سے ہٹ کر کے ناک کی طرف لوٹ یا shift ہوجاتی ہے لہٰذا یہ مستقل مصوتا ہے گوجری میں یہ دس مصوتے ناکافی ہیں ایک مثال:

دھرَ و یعنی رکھ دو

ترَ و یعنی mis carriage

دھرُ و یعنی مصیبت مجازاً

ترٗ و، گھرٗ و یعنی گھسا (فعل امر) ڈرٗ و یعنی ڈرپوک ایسے تارٗ و لفظ گوجری میں اُردو کی طرح پڑھنے کا رواج نہیں یہاں "رُو" کو بر سبیل "رٗ" سرعت سے پڑھا جاتا ہے۔ ایسے ہی معکسوی غیر انفی الفاظ کے لئے بھی الگ سے مصوتے کی گنجائش نکلتی ہے۔ جیسے جن الفاظ کے آخر میں "ل" آتا ہے۔ ان میں سے بعض الفاظ کی آواز گوجری میں اپنے مخرج سے ہٹ کر ادا کی جاتی ہے جیسے "ل" کی زبان کی نوک دانتوں کی جڑوں سے ٹکرانے اور رکنے سے پیدا ہوتی ہے جبکہ گوجری میں یہاں ہل کا "ل" ادا کرتے وقت زبان تالو کی گدّی کے طرف اٹھ جاتی ہے۔

ایسے ہی کھل یعنی کھلی oil cake اور کھل یعنی چمڑی میں فرق واضح کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں لہٰذا گوجری میں الٹی پیش اور ل الٹی جزم والے مزید دو مصوتے رائج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زبان کا ااختصاص و تشخص برقرار رہ سکے۔ چرٗ، و یڑن، شیڈ وغیرہ۔

۱: چھوٹے مصوتے small vowels in Gojri

یعنی زیر زبر اور پیش والے الفاظ:

سُن/ہُن

تِل، دَل

مَن (وزن) مَن (ماننا سے)

کَت، کَٹ (کورا)

اَگ، ہَگ (ہگنا سے)

اُت، اِت

اُڈ (اُڑنا سے)، اُڑ (bow)

فٹ (جلدی)، پھٹ

چُنج، منجھ

رکّڑ، چھکّھڑ

۲: لمبے اور چھوٹے مصوتے (اختلاط)

کند (دیوار) گند

تِل، تیل

گہل (راہ)، گل

بہڑو، بیڑو (جوانٹر وداند)

داب (پتلا شہتیر)، ڈاب

بھیڑ (عناد)، بھیڈو (بھیڑ کا)

رندو، رنڈو

بچّھی، مچّھی، وغیرہ

۳: لمبے مصوتے

او، ای اُوا ے وغیرہ

3

کھار(بڑی کھاری) کھار(دشمنی)

چھولو(گرم مزاج)، چھولو(دال)

کوسو(گرم)،گوشو(کانا پھوسی)

سیک(گرمی) لیکھ

چھبّی، کھبّی

چُبّی، چُلہی (چھوٹا سا چولہا)

پاکھو(واقف) پکّھو

کاڈو(elopemen)،کاڑھو

نال(Along with)،نال(barrel)

گال،کال

دلاہ(فریب) اڑاہ(لکڑی قسم)

پھال،فال

ٹھارو(shed)،تارو

تاڑو،ماڑو(لڑاکا)

بیڑو(بٹن) بیرو(غیر خصی)

طوطو،تھوتھو

آرو(آرا)،آلو(کھیرو یا طاقچہ)

تتو، تھتھو(stammerer)

چانٹی، چھانٹی

بچّو،بچھو

کسّی،خصّی یاکھسّی

کوڑی،کھوڑی(پیڑ)

کوری،کھوری(کھردری)

اواسی،مراثی

داون،ساون

جونٹ،اونٹ

روسو،موسو

کہوڑو،تھوڑو

ٹہکّی(چڑھائی)ٹہگّی(جانور)

ٹکّی،پھکّی

پھلی،ڈھلی(ٹکڑی)

تَرو(miscarriage)دھرو(گھسیٹ)

ستھرو(بچھانےکی گھاس) مُتّرو(مثانہ)

میری،کیری(ridge)

۴:غیرانفی اورانفی الفاظ کے جوڑے

(Unnalaised and Nasalized)

ما(in)ماں

تیرا،تیراں

ما،ماں

بچّھو،بچّوں

کِت،کِتوں
کُچھ،کُچّھوں
رکھ،رکھوں
بکھ،بلھوں
بکری،بکریں
چھوٹی،چھوٹیں

۵:انفی اور غیر انفی تقابلی

گاں،گچّھوں
کھڈّی،کھنڈی
ٹڈّی،ٹڈیاں
چڑھ،چنڈ
گڑھ،گنڈھ
بٹھ،بنڈ
کھل،کھنڈ
وغیرہ

مصوتے پہلے بیچ یا آخر تینوں جگہ آتے ہیں۔ان کی مثالیں علی الترتیب:

اِٹ/ٹیک/پتنگو
اُن/کوٹ/کلّو
چھ/سیک/سکّو
اکھ/عینک/مکھی

قے افیم/ ریچھو

ال/ دال/ پٹھو

وغیرہ

مصوتوں کی ادائیگی میں زبان کی نوک دانتوں تالو کی گدّی ناک اور ہونٹوں بلکہ حلق سے لے کر ہونٹوں تک منہ کی تمام گزرگاہ اور اس کے متصل حلق ،حلقوم اور ناک وغیرہ مل کر ایک ساز کی طرح آواز کی سُر بننے میں اپنا رول ادا کرتے ہیں ۔

اس میں Inotation یعنی آواز کا اتار اور چڑھاؤ بہت اہمیت رکھتا ہے، خاص آواز کے لئے کچھ مخصوص جگہوں پر stress زیادہ ڈالی جاتی ہے اور دوسری آواز کی قدم فرسائی کو منفرد رخ دیا جاتا ہے تا کہ حرف یا syllable کی اس کے دوسرے رفیق حرف سے الگ پہچان قائم کی جاسکے۔ سچ کہوں تو انسان کا گلا بہترین ابراز موسیقی یا آلۂ صوت ہے۔

بڑی آواز والے مصوتے حرف میں ہر جگہ پر آتے ہیں پہلے بیچ اور آخری جگہ پر، جبکہ چھوٹے مصوتے پہلے اور دوسرے اور بیچ کے مقام پر آتے ہیں اور اردو کی طرح گوجری میں بھی آخر پر نہیں آتے ۔

مثالیں:

مِستَری

یہاں چھوٹے مصوتے زیر اور زبر پہلے اور بیچ میں وارد ہوئے ہیں جبکہ بڑا مصوتا ''ای'' آخر میں آیا ہے ایسے ہی اور مثالیں:

قوّالی، اندھیرو، پھُپھی، آندھی، اِچّی، ترکھی، تیلو، وغیرہ۔

Voiceless Aspirated bilabial stop

بے صدا شفائی رکاوٹ :

مصوتوں کی آواز بیچ اور آخر میں ہر جگہ رکتی ہے ۔شفائی رکاوٹ ان الفاظ کے کارن پیدا ہوتی ہے پ،ب پھ،م ۔بعض الفاظ: ڈاپھ،ڈاب،تھوم ڈُھپ وغیرہ۔

کبھی یہ یہ شفائی رکاوٹ ”باصدا“ طور پر بھی ہو جاتی ہے،اور”ہ“اور”و“بھی مصوتے بن جاتے ہیں یہ تبدیلی مثلاً بانہہ،تیلو، پیلو وغیرہ یہاں ہونٹ پوری طرح رکنے کے بجائے ان سے آواز کا خروج ہوتا ہے اور ہونٹوں کا تھوڑا اسکڑ کر گول ہونے سے یہ مصوتے ادا ہو جاتے ہیں ۔اس کے علاوہ باقی مصوتوں پر یہ یہی صورت صادق آتی ہے:

مثلاً پتیو،ٹوڑو،بوٹ،تیلو،دَڑّنو (pomegranate)،اُنّ،گتّھو ،اپّو،گُلی ،سوٹی، اوتر وغیرہ۔

یہ نظامِ اصوات،مصوتوں کی مشق سے خود ہی سمجھ آسکتا ہے اس کا زیادہ بیان کرنے سے الجھاؤ پیدا ہوسکتا ہے ۔لہٰذا اب مصمتوں کا بیان کیا جائے گا اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ ان کی مختلف صورتوں کا جائزہ لیں گے۔

✦ ✦ ✦

نوٹ:- یہ مضمون لکھتے وقت کئی کتابوں سے استفادہ کیا ہے جن میں گیان چند کی ”عام لسانیات،لسانی مطالعے، بنارسی داس جین کی پنجابی اور لدھیانوی فولوجی،جگدیش چندر شرما کی گوجری گریمر/فونی ٹکس اختلاف رائے کے باوجود میرے لئے روشنی کا مینار ہے رام پرشاد کھٹانہ کی گوجر،گوجری زبان اور ادب اور مسعود حسین کی اُردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ وغیرہ بار بار دیکھنی پڑتی ہیں ۔اہم حوالوں کا ذکر آخر میں کتابیات میں دیا گیا ہے۔

باب 3

گوجری مارفولوجی

(صوتیات کی ساخت)

مصمتے-(Consonant):

گوجری میں بتیس مصمتے ہیں ''ڑ''اور''ژ'' سے کوئی لفظ گوجری میں شامل نہیں ہے اور پہلے یہ حروف مقام پر کبھی نہیں آتے۔اس سلسلہ میں جے سی شرما صاحب سے گوجری گرامر اور گوجری فونی ٹکس ریڈر میں فاش غلطیاں سرزد ہوئیں۔گوجری گرامر کے صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہے:

''۳۲ مصمتے ہر مقام پر وارد ہوتے ہیں بجزن، ل،ڑ،ہ، واور ے لیکن گوجری میں بہت سے عربی فاری الفاظ داخل ہوچکے ہیں لہٰذا یہ مفروضہ غلط ہے اس کی وضاحت کے لئے مجھے بتیس مصمتوں کے ہر مقام کی اسٹیڈی کرنی پڑی۔''

بہر حال انہوں رام پرشاد کھٹانہ کے ساتھ اس سلسلہ میں گوجری گرامر اور فونی ٹکس پر کچھ بنیادی کام ضرور کیا ہے اس میں ان کا قصور نہیں ان کی زبان گوجری نہیں تھی، انہوں نے زبان سیکھ کر یہ سعی کی تھی، جو اولیت کے اعتبار سے ہمیشہ سراہی جاتی رہے گی، اُردو کے مروجہ مُصمتے ڑ،ژ، اور ے کے علاوہ ب ہر جگہ پر آتے ہے یعنی لفظ کے اول بیچ اور

آخر میں بھی حرفی سلسلہ میں ''ڑ'' صرف پہلے مقام پر نہیں آتا۔ مثالیں:

ب

بنج، لبھو، گلاب

پ

پنج، گپ، ناپ

ت

تل، پتو، تاپ

ٹ

ٹنگ، بٹو، ٹاٹ

ج

جگ، گج، دھیج

چ

چم، بچ، ناچ

ح

حل، محل، روح

خ

خوش، آخو(yes) ناخ

د

دکھ بدو، بعد

ڈ

ڈم،گڈی،موڈ

ذ

ذلیل،لذت،لذیذ

ز

زبر، جز،عزیز

ر

رب،مر،مار

ڑ

؟ ،اڑ،پہاڑ

ژ؟؟؟

س

سب،مست،ماس

ش

شرم،مشہور،بدمعاش

ص

صبر،بصیر،خاص

ض

ضمیر،مضمون،حوض

ط

طمعو،مطلب،لوط

ظ

ظرف، وظیفہ، لحاظ

ع

عزت، معقول، دفاع

غ

غم، لغزش، دماغ

ف

فکر، دفع، لاف

ک

ککھ، لکیر، چاک

ق

قیدی، مقیم، چقماق

ل

لکھ، ملیر، مال

م

مُل، چم، موم

ن

نر، من، چان

و

ولی، ووٹ، شو

ی

یثرب،یقیں،بڈّی

جملہ مصمتوں کے ساتھ میں آنے سے آواز بنتی ہے کوئی بھی مصمتا کسی مصوتے سے جڑے بغیر کوئی آواز نہیں پیدا کرتا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مصومتے اپنے آپ میں گونگے ہیں ۔مردہ لاشیں جنہیں مصوتے آواز کی زندہ اور متحرک دنیا میں چلتے پھرتے بناتے ہیں ۔

بے صدا شفائی رکاوٹ: bilabial stop voiceless

ہر مقام پر ہر مصمتے پر سرزد ہوتی ہے ۔(ژ اور ے، ے آخر میں ہی آتی ہے)لفظ کے پہلے مقام بیچ اور آخر میں

۱: کن،دم تھم چم تھیوو بیاڑ (درخت)وغیرہ

۲: ململ،مُرکی ڈپھلی،بیاڑی (بیاڑ کا چھوٹا درخت)وغیرہ

۳: پسار چھاپ،ٹوپ،توپ لول موم،

یہ رُکاوٹ انفی بھی ہوسکتی ہے مثلاً

جھانپھر سینگڑ، جھانجر،وغیرہ۔

بے صدا پشت زبان اور تالو کی گدّی والی رکاوٹ Velar Stop

جنج موکھر (جانوروں کی بیماری) رِچھ، مُچھ ،جنگ، کانگ کلّو،کیلو، تغلق،وغیرہ

باصد voiced پشت زبان اور تالو کی گدی والی رکاوٹ:

کلاس، رواس دیگر (مغرب کا وقت) کاگ ،گیری،روگ وغیرہ۔

حلقی (glottal)،uvular رکاوٹ

عربی کاف یعنی قاف اور کبھی کبھار ’’ح‘‘ اور ’’خ‘‘ میں پشت یا اصل زبان سے حلق کی جانب آواز بنتی ہے ۔مثلاً

چقماق، حق حقوق، قاتل، قید، حقیقت، خمار، حجاز وغیرہ۔

باصدا انفی شفائی رکاوٹ

کَرَڑ م، کُرُڑ م، دُمَڑ، یتیم،

باصدا اندانی رکاوٹ

وہ آواز جو زبان کی نوک کی گولائی اور تالو کی گدّی کی طرف لوٹنے سے پیدا ہوتی ہے ریٹرو ریفلیکس یا معکوسی کہلاتی ہے۔

بینچ، کھڑپینچ، پنجیب، منجھو، گنجو، ڈنگو، پاٹھی، جوٹھ، موٹھ (دال) وغیرہ۔اس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔

بے صدا معکوسی رکاوٹ

ٹھٹھیار، مٹیار، کُٹھار (grain store) ہوٹھ، ٹھٹھوکو (wood pecker)

باصدا معکوسی رکاوٹ

کاڈو (elopement) کھڈیال، ڈبو، ڈڈ

تالو سے جڑی رکاوٹیں

چاقو، رِچھ کچھ (armpit) (راج جر (زر) چُنج

نوک زبان کے تالو کی گدی اور اوپر کے دانتوں کی اندرونی جڑ والی رگڑ سے پیدا ہوتے ہیں۔ Fricative کا مطلب رگڑ کی صف رکھنے والے friction یعنی رگڑ یہ فزیکس کی اصطلاح ہے۔

ایسے احتکاکی مصمتوں کی آوزیں:

مسالو، گلاس، سوٹی، ڈنڈی، پسار (hall)

سکّو، چھلڑو

زیارت، غذا، شیشو، خرگوش، ہوش، ٹُنگ (درخت)

خواب، مکھیر ی یا مکھَیری (honey bee)

ہلامت (ہل بائی سے متعلق)

جوبن، ایر (سایہ)، کاگ غالب (mould) غالبی بغیر داغ وغیرہ۔

حلقی احتکاکی fricative glottal کی مثالیں:

جیرو (زیرا) لِسّو (کمزور) حقو، حقوق ہوں یعنی میں

انفی مصمتے (Nasal consonants)

پشت زبان اور تالو کے گُدّی اور ناک والے مصمتے:

خنجر، منگ، لنگاڑی، پھنڈ، وغیرہ

دندانی انفی مصمتے

کڑان (پنیر کی قسم) کنالی (مٹی کی رکابی) وغیرہ

معکوسی انفی (ناک والے) مصمتے

گانڈا (گانڈو small belly)

کھرُنڈ، رندو، پھنڈ

پھڑ پھڑاتا ہوا معکوسی انفی رکاوَیار کاوٹ

flapped retro reflax nasal constants stop

گوجری زبان کا امتیازی وصف ہے لفظ پانی پانڑیں یا پانیں ہی بولا جاتا ہے کھل یہاں لام پر آدھی ''ی'' معکوسیت پیدا کرتی ہے عینک کی ک بھی اردو کی طرح نہیں پڑھی جاتی۔ باپھن یہاں اس حرف کا دوسرا ہجا یعنی ''پھن'' ہندی یا اردو کے پھَن کی طرح نہیں پڑھا جاتا بلکہ نون معکسوی انفی لہجہ میں بولا جاتا ہے، یہ کیفیت گوجری کی شان

ہے۔من لم یذق لم یدر۔

مصمتوں کی لمبائی (consonant Length)

بعض لمبے مصوتے ملنے سے کچھ مصمتوں کی آواز لمبی ہوجاتی ہے خاص کرمشدد حروف کے بعد کی صورتیں ملاحظہ کریں لمبے مصتوں سے مراد: اَی ،اِی اُو،اَو،اوَ، اَے۔

جیسے: گڈّی، کھبّی، گُتھّو ،اڈاری، گٹّی ،گیٹو، گٹّو ،

کیفیت بلند دندانی- dental trilled situation

پتھّر،پتّر، ستّر ،روڑ (bud) کچھ حالتیں laterals یعنی زبان کے کنارے منہ کی گزرگاہ سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

ٹھول، بیلو، نائلن یا لیلن وغیرہ۔

گوجری میں ڈھ، گھ ٹھہ کی آواز میں بدل جاتے ہیں لہٰذا مصمتوں میں یہ دو مصمتے اضافی درکار ہے۔

ڈھول لفظ گوجری ٹھول ہی پڑھا جاتا اسے ''ٹھ'' سے نہیں لکھا جاسکتا کیونکہ ایسی صورت میں یہی لفظ ٹھول بن جائے ٹھَول معمل ہوجاتا ہے ایسی ہی مکتوبی شکل میں ممکن ہے کوئی ''ٹھ'' پرپیش کے ساتھ اسے ٹھول پڑھے گا، جس کا مطلب کشمیری میں انڈا ہے۔

گھوڑو بھی گوجری کھوڑو پڑھا جاتا ہے یہاں ہائیت (ہ) پیدا کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ اگر ہم اس کو ہائے ہوز کے بغیر لکھیں گے تو ''کوڑو'' کی شکل میں لفظ کی ہئیت بدلتے ہی معنی بدل گئے یعنی کڑوا، معکسوی حالت لفظ کے شروعات کے بجائے ہمیشہ بیچ اور آخری جگہ پروارد ہوتی ہے۔

نیم مصمتے:

اردو کی گوجری میں بھی نیم مصمتے بنتے ہیں جب آخری مصمتے سے پہلے مصوتہ آئے۔

مثلاً: وجود، میوو، زِویں یاز میں

وغیرہ یہاں ہونٹوں کی رگڑ ختم ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی تالو کے گدّی کی رگڑ میں آخری حالت کے مصمتوں میں نہیں پائی جاتی۔

ریاست، حراست یار، یہ فرصت، گاٹو، بوٹو، ساڑ ولیکھو، پاکھو، موسو، گانی وغیرہ وغیرہ۔

lax and tense vowels effects on consonatnts

چھوٹے اور بڑے مصتوں کے مصمتوں پر اثرات

چھوٹے مصوتے سے جنکی length over period کم ہو جیسے زیر زبر اور پیش۔ مثلاً چٹ میں زیر (یائے معروف خفی) دیگر مثالیں نِٹ ، ہِٹ ، پُل ، پٹ ، جڑ۔

اوسط مصوتے:

اَی، اَو۔ مثلاً: ریت، میل، میچ، کوٹ کھیل، ریل وغیرہ۔

مصوتوں کا ادغام-Dipathongs

طول یا لمبائی ایک نہایت ہی پیچیدہ عمل ہے۔ اتنا یاد رکھا جائے کہ لکس (lux) مصوتے ہمیشہ مصمتوں consonants سے پہلے وارد ہوتے ہیں جبکہ لمبے مصوتے مصتوں کے بعد میں آ کر مصمتوں کی لمبائی بڑھا دیتے ہیں۔ انگریزی میں chair pout,fear وغیرہ الفاظ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

اُردو اور گوجری میں مصوتے کے بعد مصوتہ آنے سے لفظ کی لمبائی مزید بڑھ جاتی ہے۔

گوجری میں مصوتے پے در پے آتے ہیں۔ یہ اختصاصی صورت ہے جیسے دَھرِ یو، بَھرِ یو، کَھرِ یو، چَڑِھیو تَر یو وغیرہ یہاں تین مصوتے جمع ہو گئے ہیں۔ ایک ہے قسم کے دو مصوتے similiar Vowels باہم ملنے سے کوئی ترتیب (sequence) نہیں بنتی۔ پائی، کھائی جیو، پیّو یا پیّی (بھیگی ہوئی) پیّی گیّی کیئی پیو (پڑا)۔ کلائی (قلعی) تھائی،

چھائیں، گائے، مائے، کھاؤ، اماؤ (چشمہ)۔ مصوتے بعض دفعہ دوسرے مصوتے سے مل کر ہئیت کذائی کھو بیٹھتا ہے۔ جیسے پیَئ، گیَئ، گیٔیڑ وغیرہ الفاظ پَی اور گَی گیَڑ بن جاتے ہیں۔ یہ صورت انگریزی میں عام ہے جیسے height loius وغیرہ۔

مصوتوں کی مختلف صورتوں کی پہلے ہی وضاحت کر دی ہے۔

مصوتے پہلے بیچ اور آخر تینوں مقامات پر آتے ہیں بجز چھوٹے تین مصوتوں کے۔

مثالیں: مصوتوں کے درمیان میں آنے سے یہ ترتیب بنتی ہے۔

مَسیّت (مسجد)، بیمان (بے ایمان)، دوست، یار۔

چارکھار، پھروئیں (pimple) گررڑ یا گیئڑ (goiter) پیئیں، جلیئیں بہشت، روپئیا، لائری، روٹی، سوئی، چوہو، جوّو، تیار، دھیان دیو، جلئیگی (جائے گی)، کھئیگی (کھائے گی)، میاکھوں (انفی)، نیان (نائی کی بیوی)، ننان، سیانی (رگڑ والا مصوتا)، سیال (رگڑ والا مصوتا)، خیال، سمبال (رگڑ والا مصوتا)۔ سواد (رگڑ والا مصوتا)، سوال (رگڑ والا مصوتا)۔ بواسیر، دوائی، داتی (sickle)، دواٹھی (شادی میں بہنوں کا تبادلہ)، کوارُ، وطویلو (stable)۔

مصوتوں کے آخر حرف آنے پر آوازوں میں صورت یہ ہوتی ہے۔ آئیے دیکھیں:

کھائی، جیئو، لیئو، تھائی (جگہ)۔

مصوتوں کے پہلے مقام پر آنے والے الفاظ کی ترتیب کچھ یوں بنتی ہے۔

آلنو، دیلھنو، بھالنو، رولنو، چھٹنو، پُھٹنو، کُھلنو وغیرہ

tense vowels

لمبے مصمتے لیکس یعنی نرم مصوتوں سے تھوڑے لمبے ہوتے ہیں اور یہ لفظوں کے ہر مقام پر وارد ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی دوسرا مصوتہ مل کر پہلے مصوتے کی آواز لمبی کر

دیتا ہے۔ جیسے نیانی (نائی کی بیوی) کیانی وغیرہ۔
بھلو، سرو، کھرو، اڑاہ (لکڑی کی قسم) الاہ، چاہ، گھی، ہے، قے، پٹو، ٹٹو وغیرہ۔

بھاری مصمتے- Fortis cosonants

(lenis) یہ لینس دباؤ کی طرح کمزور مسکیولر دباؤ یا ٹینشن سے ادا کئے جاتے ہیں اوراسی وجہ سے انہیں ہم لینس مصمتوں کابدیل صوتی کہہ سکتے ہیں ۔

allophones of lenis conosonants

ان کی پہچان یہ ہے کہ ان میں پٹھوں کا دباؤ کم پڑتا ہے۔ مثلاً: کھوجو، چاچو، دھوتی، ہولو ، سادو، کوئی (اجنبی عورت)، کویو (اجنبی مرد) ، چھری (جھرّی)، کھوجو ، بابو، کھوپو ،دھوتی، دادو مصمتوں کی مصوتوں کے اعتبار سے تین صورتوں کا ذکر پہلے ہی کر چکا ہوں ۔

مصمتوں کے تجمّعے-(clusters)

دو مصمتوں کی مل کر تجمّع یا گروہ بنتے ہیں ان کی کئی صورتیں ہیں ۔ یہاں دیکھیں کہ سبھی الفاظ میں دو مصمتے اِکٹھے آئے ہیں اور پہلے مصمتے پر چھوٹا مصوتا آیا ہے۔

پریت، پریج (پرہیز) ترے، پھروڑو (پھوڑا) دروگو (سنتری)

کروں (درخت) ، بہرو (گھساو فعل امر) ، گراہ (لقمہ) ، پیالو، کھان پین، بیاج (سود)، ڈانگ (بھاری لاٹھی)، ریاست، گوشت۔

مندرجہ ذیل حروف میں آخری دوحروف (syllables) ساکت ہیں۔

ترس ،فرض ، پرکھ، کن کُرل، مُلکھ (ملک) ، سرد، مڑد، شاگرد، خرچ، سرس (بڑھیا) نرس، گُھرک، بزرگ، حرف برف۔

پوڑن (پکڑنے کا عمل) سڑک، کنک۔

گوجری زبان میں اوپر دیے گئے آخری دو حروف سڑک اور کنک ’’ ڑ‘‘

غیر متحرک اور ’’ن‘‘ غیر متحرک سے ادا کئے جاتے ہیں۔

final Cluster

حرف کے آخر میں دو مصمتے جمع ہونے سے بھی بہت سے الفاظ بنتے ہیں ان میں دندانی شفائی رکاوٹ اور دیگر تمام حالتیں ملتی ہیں۔

لفظ کیمپ ملاحظہ کریں اس کے آخر میں دو مصمتے یعنی consonants جمع ہو گئے ہیں۔

ایسے ہی چند الفاظ:

پلمپ، پلم (پلمنو)، گند، کند (دیوار) دند، ٹھنڈ، ڈنٹ، ڈنڈ (شور) بینچ، پنچ

درمیانی مجتمعے-medial clusters

کبھی دو مصمتے درمیان میں اکٹھے بھی وارد ہوتے ہیں۔ جیسے:

بدری، خریدنو، چٹکی، چٹنی اکھڑانو، پتلاری (پتلی) ستھرو، بگھیاڑ، کھمچی (whip)

کُھسرو (eunuch یا نامرد، کھستو (خستہ) پھپھرو، چودھمو (چودھواں) گِدڑی، لبنو (ملنا) ٹبری، ببڑانو یا ببڑ یانو، مقابلو، گجری، رجوانو یا رجانو (تسکین دلانا)، باگسووں (safety pin)، جانگلی یا جاگلی کٹیو (کٹنو)، کچروٹو، گُلفو (کلائی)، چھچھلپ، پچھیو، افراں (اوپر کی طرف)، کھائبو (کھان پین)، بھیڑیو،

کپڑو، چھِپرو، ڈاپھنو،

گٹکو، گتنکو وغیرہ

تین مصمتوں کا اجتماع:

گوجری میں تین مصمتے اکٹھے آ کر بھی الفاظ بنتے ہیں یہ اختصاصی صورت ہے اور علم عروض میں تسکین اوسط کے تحت اس کا مفصل بیان کیا جائے۔ مثالیں:

بامبلی ، باندری ، زندگی (سونڈ نما بازو) ، انگلی ،کتو نگڑو، لانگری، منگنی، بنجلی ، پنجرو،
پنجموں، ہندوانو، مندری وغیرہ۔

اندرونی نقطۂ اتّصال-internal juncture

جنکچر، لسانیات میں، تقریر میں یکے بعد دیگرے دو حرفوں کے درمیان حرکت (منتقلی) کا طریقہ ہے۔ موڑ کی ایک اہم قسم suprasegmental phonemcs ہے جس کے ذریعے سننے والا آوازوں کی دو دوسری صورتوں میں ایک جیسی ترتیب کے درمیان فرق کرسکتا ہے جن کے مختلف معنی ہوتے ہیں۔

پیالو، کنالو، دندلو (بڑے دانتوں والا) ٹبّر دار، چن، گرنو، کھر کھنو، شاگردنی، چن گرنی، مستری، مسریانی ڈاکٹرینی، ملویانی افسریانی، چودھریانی وغیرہ۔

جنکچر درمیانی وقفہ (pause) یہ وقفہ لفظ کو دوسرے لفظ سے ممیز کرتا ہے۔ جیسے

دھرویو (گھسیٹا) تُرویو (miscarrige)

اوپر دیے الفاظ میں یہ پاز اس طرح سے ہے۔

منگ پوت (منگپوت)

افس ریانی (افسریانی)

منس ٹَریانی (منسٹریانی)

دن دَلو (دندلو)

کھوانی (کھوانی)

چھِپ رو (چھپرو)

لم مو (لمو)

نکم مو (نکمو)

بندگوبھی (بندگوبھی)

ان میں کھلی اور صاف طور پر وقفہ عیاں ہے ۔ یہ وقفہ پوری طرح رکنا نہیں بلکہ ان کی مدت ملی سیکنڈوں میں ہوتی ہے الفاظ میں (Nucleus) نیوکلس یا مرکز کو کبھی peak بھی کہتے ہیں ۔ یونی لفظ کا مرکزی حصہ جوکہ زیادہ تر ایک مصوتا ہوتا ہے، نیوکلس اور کوڈا (Coda) مل کر لفظ کا وزن بناتے ہیں ۔

ریت، میت کھیت، چیت وغیرہ الفاظ کا نیوکلس ''اے'' ہے ۔ایسے ہی کِت، دِل، مُل کُھل، بُھل وغیرہ الفاظ میں زیر اور پیش علی الترتیب نیوکلس ہیں ۔اوڈ، روڈ، کوڈ وغیرہ الفاظ میں (اَوْ) نیوکلس ہے ۔اسی طرح مختلف الفاظ میں کبھی Dipthongs یعنی جب دوحرف مل کر ایک آواز بناتے ہیں Trithonghs یعنی جب تین حرف مل کر ایک آواز بناتے ہیں ۔

پُر طنین آواز- Resonant Sonorants

صوتیات اور صوتیات میں، ایک سونورنٹ یا گونج والی ایک پُر طنین آواز ہے جو آواز کی نالی میں مسلسل، غیر ہنگامہ خیز ہوا کے بہاؤ کے ساتھ پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بیان کرنے کے آداب ہیں جو اکثر دُنیا کی زبانوں میں بولے جاتے ہیں ۔صوتیں سونورنٹ ہیں، جیسا کہ ناک سے ادا ہونے والے ''ج''، مصمتے ''م ج و ر اور ''ن'' ۔مثلاً جہاز، جمال، مالی، سوالی، روگ چینکلی (see-saw) وغیرہ۔

لفظی جنکچر (word juncture)

لفظوں کے درمیانی پاز الفاظ کے جنکچر سے تھوڑا زیادہ ہوتا ہے۔

وہ اسکول ماں ہے

وے بہک ماں ہیں وغیرہ

لفظ میں تبائن:

جب دو یا دو سے زیادہ صرفیے (مارفیمز) آپس میں ملتے ہیں تو ایک لفظ بنتا ہے۔

مارفو فونیمکس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ایک ہی مورفیم کے ایلومورفس کے مابین صوتیاتی اختلافات کا مطالعہ بلفاظ دیگر ایک مورفیم میں ایلومورفس کی تقسیم یا پھر مارفو فونیمیکس کے لحاظ سے زبان کی ساخت۔

مورفو فونمک عمل کو دس عملوں میں درجہ بندی کیا گیا ہے، یعنی (1) فونیم کا نقصان، (2) فونیم کا اضافہ، (3) سادہ مصمیاتی تبدیلی، (4) انضمام، (5) تقسیم، (6) ترکیب، (7) نحوی حرف یا ڈیفتھونگ کی تبدیلی، (8) درجہ بندی، اور (10) ضمیمہ۔

جب کوئی مصوتا (vowel) لفظ کے آخر میں آتا ہے تو dissylable متعلق بہ ارکان پہلا ایک پہلا مصوتا گر جاتا ہے اور کبھی کبھی آخر والا مصوتا بھی گر جاتا ہے۔

کھرنڈ آلو کھرنڈلو (یہاں آلو)

جموں آلو جموال،

بکری والا سے بکروال

بگھی سے بگھیال

گوجری میں مرکب الفاظ میں والا یا والیا علی الترتیب آلا اور آلیا میں بدل جاتے ہیں۔

دوڑائی سے دَڑائی، کوٹائی سے کُٹائی، نچّے سے نَچا، ہوڑوا سے ہڑوا (drive away)، سُکوا سے سُکا، موتوا سے مَتوا۔ میلوا سے مِلوا۔ ملوا سے ملاو، کُھونائی سے کَھنائی، گئی سے گئی۔

پی لیو سے پیو، پی لیا سے پیا
گیو سے گَیو، کر لیو سے کیو

کپڑو سے کپّ سے حتمی صورت کپو، لمّای سے لمی کپّیو سے کپّیو ۔

اسی طرح مزکر سے مونث میں مصوتیائی تبدیلیاں آتی ہیں

گرِیَو سے گیریَو

گرِ یاسے گرِ یے

(Morphology)Nominal

لسانیات میں، اصطلاح برائے نام سے مراد وہ زمرہ ہے جومشترکہ خصوصیات کی بنیاد پراسم اور صفت کو اکٹھا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ برائے نام گروہ بندی کا محرک یہ ہے کہ بہت سی زبانوں میں اسم اور صفتیں متعدد مورفولوجیکل اور نحوی خصوصیات کا انطباق کرتی ہیں۔

نامینل- Nominal یعنی برائے نام

ایک نامینل کیاہے؟

گرامر کے زمرے کے طور پر، نامینل الفاظ یاالفاظ کے گروہوں کو بیان کرتا ہے جو ایک اسم کے طور پر ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ نامینل گروہ بندی میں الفاظ اسم کے بارے میں مزید تفصیل دیتے ہیں، اسے مخصوص بناتے ہیں۔ برائے نام جملے اورشقوں میں تقریر کے دوسرے حصے شامل ہوسکتے ہیں جیسے کہ مضامین، تعبیرات، اور صفت۔مثال کے طور پر، اسم کے جملے میں ''چائے کاایک اچھا کپ ہے''۔ یہ کہنا سمجھ میں آتاہے کہ اچھاصرف head noun کپ کے بجائے چائے کے کپ میں ترمیم کرنے والاہے،'' مصنف جیفری لیچ نے''گرائمر کی لغت'' میں کہا۔'' اس مرحلے میں، ''چائے کا اچھا کپ'' برائے نام ہے۔ یہ صرف ''کپ'' کہنے سے زیادہ وضاحت فراہم کرتاہے۔ برائے نام استعمال کرنے سے قاری کواس بارے میں مزید مکمل احساس

ملتا ہے کہ مصنف کیا بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

Gender

گوجری میں جمع بنانے کے کئی قاعدے ہیں کبھی مرکز کے ساتھی ''نی'' لگا کر کبھی ''او'' کو ''ای'' میں بدلنے سے کبھی ''یانی'' لگانے سے کبھی مزکر کے آخری حرف کے ساتھ کوئی سفیکس (Suffix) مثلاً ''کن'' لگانے سے کبھی ''ایٹی'' لگانے سے کبھی ''رنی'' لگانے سے کبھی ''وی'' لگانے سے ۔وغیرہ وغیرہ ۔مثالیں:

ترکھان سے ترکھانی

سپ سے سپنی

جٹ سے جٹنی

سور سے سورنی

موچی سے موچیانی

ماسٹر سے ماسٹریانی

منسٹر سے منسٹریانی

آفیسر سے آفیسریانی

مستری سے مستریانی

نائی سے نیانی یا نائن

نوکر سے نوکریانی

لوہار،لوہارنی یا لوہاری

مور سے مورنی

وزیر سے وزیرنی

گیرو سے گیری

پچھیرو سے پچھیری

ملک سے ملکیٹی

جاگل سے جگلیٹی

سنگی سے سنگن

سجنئ سے سجن

گورسی سے گورسن

دھوبی سے دھوبن

ہانی سے ہانن

لمبردار سے لمبردارنی

دیور سے دَرانی

اسم جنس کی چار قسمیں میں مذکر، مونث، مشترک (Common)، اور محاید

(Neutern) محاید جو نہ مذکر ہے اور نہ مؤنث۔

پتیو، ہٹکو، بچھّو، کیڈی، ٹنڈانو وغیرہ میں یہ قاعدہ کھرا نہیں اترتا

اشتقاق الاَسماء

اسم صفت میں تبدیلیاں

nouns derived from noun stems

مثالیں

جیسے پونچھ رہنے والا

پونچھیو

پھاگلا (گاؤں) سے پھاگلیو

ہاڑی سے ہاڑیو

کباڑ سے کباڑیو

لسانہ سے لسانوی

مڑا سے مڑایو

کبھی دار گر، وغیرہ لگانے سے ایسے الفاظ بنتے ہیں۔

کرایہ دار، بازی گر، جادو گر

قرضہ لینے والا قرضوئی سے

گراں سے گرائیں

لنگر سے لانگری

مضاف صفات-added adjectives

اسم کے ساتھ کچھ لاحقے لگانے مصاف صفات بنتی ہیں۔

مہربان سے مہربانی

دلیر سے دلیری

بے رعب سے بے رعبو

بے وقوف سے بے وقوفی

لایم (شرمندہ) لایمی

بھلا سے بھلیائی کے بدلے بھلائی ہی درست ہی

گھونفرو سے گھوفرائی

تماشو سے تماشگیر

چفڑو(broad)چفڑائی

لمّو سے لمائی

موٹو سے مٹائی

داند سے داندیو

ہٹّی سے ہٹّیالو

دودھ سے دھالو

دشمن سے دشمنی

پڑھ سے پڑھائی

کھنگ سے کھنگار(phlegm)

ٹیر سے ٹیرنو (دھاگا کو لپیٹنا)

ستھرو سے ستھرامو یا ستھریامو

مندھرو (پست قد) سے

صندوق سے صندوقڑی

اسم تصغیر-Diminutives

بانہہ سے باملی

بکری سے بکروٹی

کچرو سے کچروٹا

لیلا سے للوٹ

کٹی سے کٹڑوٹ

مندھرو سے مندھریرو

لسّو سے لسیرو

کمینہ سے کمینپونو

چر سے چراند

بنّو سے بنّی

اسم مرکّب

جو عناصر کے ملنے سے بنتے ہیں لیکن مطلب ایک ہی دیتے ہیں۔

گپ شپ

دیکھ بال

گل بات

رڑے میدان

متریرو بھائی

میسرو بھائی

پھپھیری بہن

مضاعف اور متضاعف

یہ کبھی کبھار پہلے حرف کے آخری مصمتے کو بدلنے سے بنتے ہیں۔

گپ شپ

مال شال

روٹی شوٹی

اسم صوت-onometapoetic words

شوں شوں: ہوا کی آواز

ٹاں ٹاں: چیخنے کی آواز

کھڑکھڑ: کھٹکانے کی آواز

چڑچڑ: بحث مباحثے کی آواز

پُڑ پُڑ: اکسانے والی تکرار

دڑ دڑ: بہت سے قدموں کی آواز

تڑتڑ: گولیوں ں کے ایک ساتھ چلنے کی آواز

گڑ گڑ: بادلوں کی آواز

گھوں گھپ: ڈوبنے کی آواز

اسماکی مباشر (direct) غیر مباشر (Indirect)

(Indirect or indirect) کو بلاواسطہ اور بالواسطہ بھی کہا جاتا ہے۔غیر مباشر (گرائمر) کوئی بھی اسم کی صورت سوائے اسماء کی صورت کے (اور بعض اوقات حرفی صورت)، جہاں اسم کسی فعل کا مفعول (object) ہوتا ہے یا prepostion کا مفعول ہوتا ہے۔

جمع اسم (مذکر اور مونث) اپنی غیر مباشر صورتوں میں ”اوں“ اور ”یوں“ یوں میں بدل جاتے ہیں۔مثال کے طور پر: لڑکا سے لڑکوں شہر شہر سے شہروں مزید مثالیں:

علی الترتیب

گیرو/گیرا/گیریا

گیرا/گیرا/گیریو(اسم جمع)

چوہڑو/ چوہڑا/ چوہڑیا

کوڑو/کوڑا/کوڑیا

داند/ داند/ داندو

بہت سے الفاظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔

بھویا پو(بھوسا)، پانی ددھ پرسے،کاہ (گھاس)

مثالی جملے

گیر وچلیو جئے

گیرا چلیا جئیں

او گیر ئیو تم کے کریں لگا؟

او گیر ئیے میری گل سن؟

واحد اور جمع:

کبھی تو پہلے حرف کی آخری حرف وکو الف میں بدلا جاتا ہے۔ کبھی ''ی'' کو ''یں'' میں۔

داند/ داند

داندیو/ داندیا

بچو/ بچہ

گھوڑو/گھوڑا

چڑی/ چڑیں

کتاب/کتاب یا بعض صورتوں میں کتاباں

مفعول آلہ اور حرف ربط:

ایک اسم صورت جو کچھ زبانوں میں کسی چیز سے دور ہونے، ہٹانے، علیحدگی کی نشاندہی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جملے:

اک چڑی میرا سر وروں اڈ گئی

میں یاہ پنسل اس کولوں آنی ہے

گوجری میں لفظی تغییر سے اسم صفت گرادیا جاتا ہے (اردو کے برخلاف)

وہ اندھیرے کیوں آیو

یہی جملہ اُردو میں

وہ اندھیرے میں کیوں آیا

اسکولوں چھٹی ہوگئی ہے

اُردو میں یہ جملہ یوں ہے

اسکول سے چھٹی ہوگئی ہے

وہ مدرسے گیو

یعنی وہ مدرسے میں گیا

کبھی کبھی حرف ربط لگایا بھی جاتا ہے

ہوں پلکیں پونچھوں مڑوں گو

ہوں پلکیں جموں تیں مڑوں گو مہاروگیر وسکولوں آیو

ہوں اس تیں بڑو ہاں

وہ دریا غے کنڈے بیٹھو ہے

ہوں اس کولے بیٹھو تھو

وہ اپنا دوست کولے گئیو

اس کا جان توں تنّاں کے لبھے گو

وہ اک کم کرن واسطے آیو ہے

کو، کا، کی، کے، (غو، غا، غی، غے)

''توں یا تیں یادوں'' (سے) یہ پنجابی تھوں اور تھیں اور دکنی کے سوں یا سیں کا قائم مقام ہے۔

توڑی (تک) ور (پر) واسطے

جملو: ہم یو کم کرن واسطے آیا ہاں

گوجری میں بعض دفعہ حرف ربط کو دوسرے لفظ کی تغییر سے حذف کر دیا جاتا ہے۔

ہوں پنجابوں مڑوں گو

ہوں کل سرینگروں مڑوں گو

میرو گیرو سکولوں آیو ہے

نوٹ: گوجری میں اردو کی طرح زیادہ تر دو حروف ربط اکٹھے نہیں آتے۔

وہ چھت پر سے گر پڑا (اردو)

وہ چھت وروں ٹھّو

احمد دیوار پر سے کود گیا (اردو)

احمد دیوار وروں کُد گیو (گوجری)

حرف تکریم (Honourific)

''ہوز'' یہ لفظ صاحب اور صاحبہ دونوں کا قائم مقام ہے۔

فاعلی صورت:

احمد ہور گیا ہیں

سفینہ ہور گئی ہیں

احمد ہوراں نے کہیو ہے

سفینہ ہوراں کے نال جاوں گو

یہاں آخری جملے میں دوحروف ربط اکٹھے آ گئے ہیں

ضمیر-Pronoun

وہ الفاظ جو بجائے اسم کے استعمال کئے ہیں ضمیر کہلاتے ہیں جیسے وہ نہیں آیا میں، آج نہیں جاؤں ۔(قواعد اردو)

ضمائر کی پانچ قسمیں ہیں:

شخصی، موصولہ، استفہامیہ، اشارہ اور تنکیر

ضمیر شخصی کی تین صورتیں ہیں

متکلم یعنی جو بات کرتا ہے مخاطب جس کے بارہ میں بات کی جاتی ہے۔

غائب یعنی جس کے بارہ میں بات کی جاتی ہے۔

گوجری ضمائر:

ہوں یا میں (واحد متکلم)

ہم یا ام (جمع متکلم)

توں (واحد مخاطب)

تم (جمع مخاطب)

وہ/اوہ (واحد غائب)

وے یا ویہہ (جمع غائب)

حالت فاعلی: میں، ہم

حالت مفعولی: مِنّاں، ہمناں

حالت اضافی: میرو، مھارو

ضمائر غائب:

حالت فاعلی: وہ، وہ

حالت مفعولی: اس نے انہاں نے

ضمیر موصولہ:

جو کسی اسم کا پتہ یا حالت بیان کرتے ہیں۔

حالت فاعلی (واحد): جو، جس نے

حالت مفعولی (واحد): جس کو/ ناں

حالت مفعولی (جمع) جنہاں کو/ ناں

حالت اضافی: اس کا، ان کا

ضمائر استفہامیہ:

جو سوال پوچھنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے کون کے، کی لوڑے تنّاں؟

حالت فاعلی: کون (واحد)، کنہاں (جمع)

حالت مفعولی: کس ناں، کنہاں نے (جمع)

حالت اضافی: کن کو، کن کا (یا کن کا جمع)

ضمیر متصل:

کھڑو، کھڑا (جمع)

اُردو میں ان کے متبادل کون سا اور کون سے ہیں۔

ضمائر اشارہ:

جو بطور اشارہ کے استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے وہ، وے (جمع)

ضمائر تنکیر:

کوئے اور کُجھ جن کے اردو متبادل علی الترتیب کوئی اور کچھ ہیں۔

صفات مقداری:

اِتنو، اُتنو، جِتنو، کِتنو،

صفات ذاتی:

اِسّو (ایسو)، وِسّو (ویسو) جئیو (جیسو)، کیسو (کیسا)۔

یاد رہے گوجری کے ضمائر کا ماخذ سنسکرت اور پراکرت ہے۔

''اہم''سنسکرت سے پراکرت میں ''میا'' بن گیا اور پھر ''میا'' سے میں

[aham asm-अहम् अस्मि] یعنی میں ہوں۔

ع میا موری میں نہیں ماکھن کھایو ----- (سورداس)

اسی طرح مجّھا اور تجّھا سے مجھ کو تجھ کو اور گوجری میں مِناں تِنّاں ہو گئے۔

''یاہ'' اور ''کاہ'' سنسکرت کے ضمائر گوجری کسی نہ کسی صورت میں برقرار ہیں۔ مثلاً ''یاہ''، ''یوہ'' اور ''کون''۔

علم صرف کی بنیاد جملہ sentence making یعنی جملہ سازی سے پڑی الفاظ کا مجموعہ، جو ہمیں کچھ بتاتا ہے، جملہ ہے۔ جملے کی دو قسمیں مستقل اور غیر مستقل

مستقل جملہ اپنے آپ میں مکمل ہوتا ہے اور غیر مستقل اس کے برعکس۔ مکمل جملہ کو فقرہ کہا جاتا ہے۔

مستقل کی اقسام:

اسم یعنی اشیا کے نام۔ اس کی دو قسمیں: اسم خاص اور اسم عام۔

خاص کسی شخص کا جگہ کا نام محی الدین چشتی ،اجمیر وغیرہ

اسم عام عام چیزوں کے نام جیسے کرسی ٹیبل قمیض ،اِٹ وغیرہ اسم عام مزید کئی اقسام میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

اسم سے دوسرا اسم بھی بنتا ہے۔اُردو اور گوجری میں اسم خاص کے ساتھ ’’اے‘‘،’’دی‘‘ وغیرہ نہیں لگایا جاتا۔

لیتری سے لیترا (لیتری یعنی گھاس کٹائی میں شریک ہونے والا ایک یا ایک سے زیادہ الفاظ۔

جنج سے جانجی (باراتی)

کوتھر (کہتر) سے کوتھرو (ناصاف)

اسمائے کیفیت ،صفت اور بدنی و ذہنی کیفیت ظاہر کرتے ہیں ،جیسے صحت ،نیند ،رفتار، درد،خوشی وغیرہ۔

اسمائے کیفیت کیسے بنتے ہیں؟

بعض فعل سے بنتے ہیں۔مثلاً:

چال چلن ، رہن سہن ، کھان پین، لین دین ،گھبرانو سے گھبراہٹ ،مشکڑ یانو سے مشکڑی ، پڑھے لکھے افراد کی بولی مسکرانو سے مسکراہٹ ،دوست سے دوستی ،لڑکا سے لڑکپن۔

صفت :اسم کی حالت یا صفت بتاتا ہے ۔ایسے ضمیر اسم کے قائم مقام یا اسکی جگہ استعمال ہے۔مثال

حمید آیو تھو اُس نے مناں کجھ دتو ہے

یہاں اُس حمید کا ضمیر ہے۔

فعل جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا ثابت ہو، یا پایا جائے۔
متعلق فعل جو فعل کے معنی میں کمی بیشی کرتا ہے۔
مثال:
اس نے چنگی طرح کم نہیں کیو
چنگی طرح متعلق فعل ہے
الفاظ غیر مستقل دوسے الفاظ سے مل کر معنی پورے کرتے ہیں۔ان کی چار قسمیں ہیں ربط، عطف، تخصیص اور فجائیہ۔

اسم ظرف:

وہ اسم ہے جس میں معنی جگہ یا وقت کے پائے جائیں۔
مثلاً چرا گاہ، جھرنا، گھر، میدان وغیرہ بعض علامات ایسی ہیں کہ ان کے لگانے سے اسم ظرف بنا جاتا ہے۔جیسے:
آل، پال، پن، بکروال، ماہیوال، جمپال، کمینو پن وغیرہ۔

اسم آله:

وہ اسم جو آلہ یا آواز کے معنوں میں آئے، جیسے چاقو بیلنو جھاڑو وغیرہ۔
بعض اسم آلہ فعل سے بنائے گئے۔مثلاً:
بیلن سے بیلنو، چھانن سے چھاننی، پھسنو سے پھانسی، ہتھ سے ہتھوڑا۔
بعض دفعہ دو اسم مل کر ایک لفظ بنتا ہے۔
مِنّاں تِنّاں وغیرہ دراصل یہ الفاظ میں ناں اور تیں ناں یعنی مجھ کو اور تجھ کو تھے اردو میں ان کی مثال:
مجھ کو سے مجھے

تجھ کو سے تجھے

اسم تصغیر کا ذکر مارفولوجی کے باب میں پہلے ہو چکا ہے۔

اسم صفت-adjective

اسم صفت کی کئی قسمیں ہیں۔

صفت ذاتی

جس سے کسی چیز کی حالت اندرونی یا بیرونی ظاہر ہو۔

جیسے بھارو، ہولو، نیلو

بعض دفعہ یہ صفات دوسرے الفاظ سے بنائے جاتے ہے۔

لڑن آلو سے لڑاکو

کھیل سے کھلاڑی

مرکب الفاظ سے صفات

منہ پھٹ، سر کھل (خودسر) سمجھدار، بے بس بے چین

گوجری میں اُردو اور عربی فارسی کی صفات بھی رائج ہیں۔

بیوقوف بادنی تغیر (دہقانی لہجہ)

شریف ناشکرو (ناشکر)

کبھی ان پریفیکس لگانے سے مثلاً ان پڑھ، انگڑھ

کبھی نَ لگانے

کامو سے نکمو

کھٹو سے نکھٹو

لایق سے نلایق

صفت مقداری

جو مقدار کی کمی یا بیشی ظاہر کرے یا اس کے بارے میں جانکاری دے

تھوڑو، متو، گھٹ یا گھٹ (کم) بد (زیادہ)

اُت متا آدمی بیٹھا وی تھا

صفات ضمیری

وہ ضمائر جو صفات کا دیتی ہیں۔

مثلاً وہ، یہ، کون، کہڑو (کونسا) وغیرہ

یہ الفاظ جب تنہا آتے ہیں تو ضمائر ہیں جب کسی اسم کے ساتھ آتے ہیں تو صفات ہیں۔

یہ آدمی کتوں آیا ہیں

وہ آدمی بڑو کمینو ہے

صفت جب اسم کے ساتھ نہ ہو تو اسکی جمع آتی ہے

چنگو چنگا

مندو مندا

+++

[illegible]3

گوجری گجراتی اور راجستھانی لہجوں کا تقابلی مطالعہ

میں نے کچھ گوجری بول چال کے چند بنیادی الفاظ اور جملے یکجا کئے ہیں اور ان کے مطابق گجراتی اور راجستھانی ترجمہ بھی لکھا ہے۔ اگر لپی کا فرق نہ ہو، مجھے لگتا ہے یہ تینوں زبانیں ایک ہی تھیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ الگ ہو کر ان کی ساخت میں تبدیلیاں کیسی آ گئیں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ یہ تبدیلیاں سیاسی حالات، علاقائی اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے سرایت کر گئی ہیں۔ گوجری کے سات لہجوں کی تحقیق جارج گریئرسن نے کی تھی۔ ان کا ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔ یہاں ہم علی الترتیب گوجری، گجراتی اور راجستھانی الفاظ اور بول چال کے جملوں کے سہارے اپنی بات کو آگے بڑھائیں گے۔

گوجری/ گجراتی / راجستھانی (علی الترتیب):

کتنو یا کتنا/ کیتلَا / کِترا / کِتّا

کِت/ کیاَں/ کٹھے

ہے/ چھے/ ہے

تھارو/ تمارو/ تھارو

کِت/ کَیاں/ کِتھے

میں/ مارے/ مَنّے

مثال:۱

گوجری جملہ:

بھایا کے حال ہے؟

گجراتی ترجمہ:

تھارو کیم چھو بھائی؟

راجستھانی ترجمہ:

بھایا کا ہیں حال ہے تھارا؟

مثال:۲

میں پانی پینو ہے؟ (گوجری)

مارے پانی پیوم چھے (گجراتی)

منے پانی پینو ہے (راجستھانی)

مثال:۳

ہوں گوجری بولی چنگی طرحیاں بول سکوں (گوجری)

ہوں بھاشا ساری ریتے بولوں چھو (گجراتی)

منّے بھاشا چوکھی یا چیکھی تر ہیاں بولنی کونی آوے (راجستھانی)

مثال:۴

تماں انگریزی بولنی آوے؟ (گوجری)

شوں تمے انگریزی بولوچُھ تھانے (گجراتی)

انگریزی بولنی آوے ہے کے؟ (راجستھانی)

مثال ۵

مدد کرو (گوجری)

مدد کرو (گجراتی)

مدتکرو (راجستھانی)

مثال:٦

اسکول کت ہے؟ (گوجری)

شالاکنیاں چھے (گجراتی)

اسکول کٹھے ہے (راجستھانی)

مثال:٧

اُت کے ہوگیو ہے؟ (گوجری)

تیاں شوتھایو (گجراتی)

اٹھے کائیں ہویوا ے (راجستھانی)

مثال:٨

تم کت رہیں؟ (گوجری)

تمہیں کیار ہوچھو (گجراتی)

اٹھے کائیں ہویو ہو (راجستھانی)

مثال:٩

تھارو ناں کے ہے؟ (گوجری)

تمارونام شوں چھ (گجراتی)

تھارونام کے ہے؟ (راجستھانی)

مثال:۱۰

ہوں رستو بُھل گیو آں (گوجری)

ہوں مہارو رستو بھلی گیو (گجراتی)

ہوں مہارو گیلی بُھل گیو (راجستھانی)

محولہ بالا دس مثالوں میں سے تینوں زبانیں ایک مثال میں ہوبہو مماثلت رکھتی ہیں۔باقی مثالوں میں تغییر وتبدل ہوا ہے،جسے ہم دوحصوں میں تقسیم کریں گے۔

۱:معمولی تغییر moderate change

۲:درمیانہ تغییر

۳:غیر معمولی تغییر

یہاں پہلی اور دوسری قسم کی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں کیونکہ تیسری قسم میں اصل حرف یا منبع کو پہچاننا محال یا ناممکن ہوجاتا ہے۔یہاں یہ وسوخ سے نہیں کہا جاسکتا کہ کلیدی الفاظ کا منبع کون سی زبان ہے۔اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ گجراتی زبان کا ادب کافی بڑا ہے اور پھر راجستھانی زبان ہی آتی ہے اور گوجری زبان بیرونی حملہ آوروں کے بعد اپنا مرکز کھو بیٹھی یعنی گجرات کاٹھیاواڑ اور میوات مونٹ ابو وغیرہ رائے پتھورا سے لے کر لودھی خاندان کی شکست اور اس کے بعد بہت تبدیلیاں آئیں بیرونی زبانوں میں فارسی کو اہم مقام مل گیا پراکرت کے دور میں گجراتی راجستھانی اور برج بھاشا کے بیچوں گوجری کے دھارے بہتے رہے۔اس کے بعد کئی سو سال تک نقلی مکانی اور اس سے متعلق سرگیوں دوسری تہذیبوں کی سنگم میں زبانوں میں یہ تبدیلیاں آگئیں جن کی شیرازہ بندی

ناممکن ہوگئی ہے ۔لہجہ اور ساخت میں تبدیلیاں ہر زبان کا مقدر ہے ان دس میں پانچ چھ مثالوں میں گوجری راجستھانی سے بڑی حد تک میل کھاتی ہے، اسی طرح گوجری گجراتی اور راجستھانی تینوں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں ۔

✦ ✦ ✦

باب 3

گوجری گجراتی اور مارواڑی کا لسانی و معجمی رشتہ

(lexical relationship)

اس سلسلہ میں میں راجستھانی یا مارواڑی زبان کی لغات از شنکر سنگھ راج پروہت بجّو کی مرتب کردہ راجستھانی انگلش لغات کا مطالعہ کیا اس لغات میں ماواڑی کے ۷۷۲ ٹھیٹھ الفاظ کے انگریزی معانی لکھے ہیں۔اچھی لغات میں پدھ چھید یا تلفظ بھی دکھایا جاتا ہے ورنہ لغات ادھوری سمجھی جاتی ہے لغات سازی کے لئے رشتہ دار زبانوں کی مارفولی Morphology اوران کی ساختیات کے مبادیات کا جاننا اور سمجھنا از حد ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر زمرہ بندی اور عروض کی منزل تک پہنچنا ناممکن ہے۔شاید میں نے تھوڑی محنت سے الفاظ کے ۱۱۸ جوڑے set of words الگ کر لئے جو کچھ اس طرح سے ہیں۔گوجر،راجستھانی اور گجراتی الفاظ کے یہ جوڑے (علی الترتیب):

اچھو/اچھو/سارُم

اگلو/آگلو/اگلا

آندھی/آندھی/توفانا

انگلی/ انگلی/ انگلی

انّھوں/ اندَھو/ اندھا

اپنو/ آپنو/ آپنوم

āvē chē/آوے لی (عورت)/ آوے لی

آو جی/ آو جی/ آوو

آونو/ آنو/ آونو

ایک/ ایک/ ایکا

اے/ یہ/ اے

انجانیو (اجنبی)/ انجانیو

اِنْگا/ اٹھے/ آہیم

بچھّی (heifer) بچھی/ وچھارودم

بارے/ باروں (باہر سے) بارے

بدّل/ بادلی/ وادلا

بڑکا/ بڈکا/ موتم

وے/ بےَ/ تِیو

بین/ بَین/ بہَینا

باجوبند/ باجوبند/ آرمینڈا

balno/ Bāḷavā بالنو/ بالنو

بیجنو/ بیجنو/ ویاوُم

بھاپھن/ بھاپن/ پامپنا

بھتیج/ بھتیجے/ بھتریجو

بھایو/ بھایو/ بھائی

رِڑکنو / بلَو ونو/ متھنو

بیسنو/ براجنو/ بیساوُم

بیٹھک/ بیٹھک/ بیٹھا کا

بیاہ/ بیاو/ لگنا

بہُت/ بَہوت/ گھَنا

چاہ/ چاوَ/ رُسی

چَو بارو/ چوبارَو/ چوبارا

چودھر/ چودھر/ نیایا(justice)

چودھری/ چودھری/ سردارا

چھانٹ/ چھانٹا/ ورساتا

چاول/ چوکھا/ چوکا

ڈھولی/ ٹھولی/ ڈھولی

دیہنہ چھپے/ دن چھپے/ سانج پڑے

پھجیت/ پھجیت/ گالی

پھُلکو/ پھُلکو/ چپاتی

گیل/ گیلو/ مارگا

کیلو/ کیلا/ کیلا

گجبن (مجاجن)/ گجبن/ گجبنا

کِڈ/ کِینڈ/ rheum

گھنا/ گھنا/ گھنا

گھی/ گھی/ گھی

جنّو/ گوڈا/ گھُٹنا

گھَبَّن (جانور) / گیابن/ (Garbhavatī) گربھواتی

گوال/ گوال/ گوالا

ہالْ/ ہل/ ہالا

ہسیری(neck ornement)/

ہنسلی/ (Gaḷānō) گلانوں

حق حقوق/ حق حقوق/ ادھیکارو(Adhikārō)ادھیکارو۔

حاصل tax / حاصل/ اُتپدانا

تھو/ ہو/ ہتی

ہاں/ ہاں/ ہا

انگایااِیاں/ اِجان/ آہیم

ٹھیکو/ اِجارو/ کرارو (قرارنامہ)

ٹُرڑی/ ٹرڑی/ ٹُری

اسکو/ اُنرو/ تیناں

ایسو/ اِسّو/ انی جیما

جنج / جانج/ لگنا

جانجی/ جانجیو/ جانیو

جانگیو/ جانگیو/ پچھوم

جیجو/ بہنوئی/ جیجو

جیرanimal memberane/ جیر/ جھِلی

جیٹھ جیٹھانی/ جیٹھ جیٹھانی/ جیٹھ جیٹھانی

زہر/ جہر/ جہر

اَگلّی cud/ جُگالی/ جگالی

کدے ای/ کدے ای/ کدے یی

کڈو take out/ کڈو/ کڈو

کالو، کالی/ کالو/ کالی/ کالو/ کالی

کالجو/ کالجو/ ہرِ دیا

گیرو، گیری/ گاروگاری/ چھوکرو چھوکری

کنّی near/ نزیک/ کنَے

کھچڑی/ کھیچڑی/ کھچڑی

کھس لیو/ کھوس لیو/ چھِنا وی لڈھیوم

کونو/ کھونو/ کھونو

کنڈی چاڑسونو/ کھنٹی تانرسونو/ گادھا اُونگا

کُٹھار store for food/ کُٹھار/ کوٹھار

کوڑ/ کوڑ/ اسَتیا

کواڑی/ کواڑ/ کہاڑی

کُرتی/ کرتی/ سرتالّمو/ لمبو/ اُنسُم

لون/لونْ/میٹھم

مچھّر/مچھّر/مچھرا

مچھلی/مچھلی/ماچھلی

مجور/مزورو/مجورا

مینگسنی/مینگسنی/مینگنا

میلو/میلو/بھاڈُم

میرو/مہارو/مارا

ہمناں/مہانیں/امارامتے

میں/مہے/مہے

مہنگو/مَہنگو/مُنگھو

مُرکیringlet/مرکی/بالی

نفو/نفو/نفو

نیڑو/نیڑو/نِکَٹاتا

نیاروseperate/نیارو/الاگو(الگ)

پہلو/پہلو/پراتھما

پالو/پالو/ہیما

پربند/پربن/مینیچ مِنتا

پر/پارlast year/پار

پرار/پرار/پرارا

پیسا/پیسا/پیسا

پولو bundle of maize / پُلو/ بندلا

پوتڑو/ پوتڑو/ چینتھڑا

رن widow / رانڈ/ وِدوا

رُسنو/ روسو/ روسنو

ساگ/ ساگ/ گرِسنا

سافو (پگ)/ شافو/ پگھڑی

بدھا/ سگلا / بدھا

سکو/ سگو/ ساگا

سامِلی/ سانولی/ سنجانُم

تائیں/ تائیں/ سُدھی

تتو/ تتو/ گرما

تھارو/ تھارو/ تمارو

تھڑو/ تھَڑو/ تھیڑو

اُڈیک/ اُڈیک/ اپیکسا

واسطے/ واستے/ متے

اتاولو/ اُتاولو/ اتاویلو

مذکورا بالا ۱۱۸ الفاظ کے سٹوں (فی سٹ تینوں زبانوں کے ایک ایک ہم معنی و مماثل الفاظ) اگر ان منتخب شدہ مماثل الفاظ مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے تو نتیجہ نکلتا ہے۔

۱۲ سیٹ تقریبا مماثل ہیں، ان میں آواز قریب قریب مماثل ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔
انگلی، گھی، کالو، کالی، جیٹھ، جیٹھانی، کڈو، کھچپڑی، پرار، پیسا، اور اتاولو۔

اس کا مطلب ہے مارواڑی یا راجستھانی کے کل الفاظ میں ۱۲ الفاظ سو فیصد مماثل و ہم آواز جن کی تعداد لگ بھگ ایک فیصد بنتی ہے۔ اس تعداد سے لسانی رشتہ کی گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس کیس سٹڈی کے دوران گوجری اور مارواڑی یا راجستھانی میں مماثل اور ہم آواز الفاظ کچھ یوں ہیں:

اچھو، آندھی، انگلی، آوے لی، ایک، انجانیو، بین (بہن)، باجو بند، بیچنو، بھا پھن، بھایو، بیٹھک چوبارو، چودھر، چودھری، پھجیت، کوڑ، گھنا گھی، گوال، حق حقوق، کھچڑی، کٹھار، حاصل، ہاں جیٹھ، جٹھانی، ٹرڑی، جانگیو، جیر، کدے ای، کواڑو، کواڑی، لون، مچھر، مینگنگی، میلو، نیارو، نیڑو، سافو، پالو، پہلو، تتو، تائیں، واسطے، پرار، پیسا پوتڑو، ساگ، تائیں، تتو، سافو، تھڑو، اڈ یک، واسطو، اتاولو یعنی کوئی ۵۷ الفاظ گوجری اور راجستھانی میں مماثل و ہم معنی ملتے ہیں، ان الفاظ کی شرح ۷ فیصد ہے۔

تعداد اور مختلف شرحوں سے پتہ چلتا ہے گوجری اور مارواڑی کا لسانی رشتہ لغت کے اعتبار سے بھی ایک حد تک ملتا ہے ضمائر اور افعال کا مطالعہ اگلی قسط میں کیا جائے گا۔

✧ ✧ ✧

[illegible]3

گوجری، گجراتی، ہندی اور اردو کا تقابلی مطالعہ

اچنبھو/ اچنبو/ اچنبھا/ اچنبھا

اچانک/ اچانک/ اچانک/ اچانک

اٹکاؤ/ اڑ کاؤ/ ارکاو/ اٹکاو

آگو/ اگو/ اگر agr/ آگے

اڈچن/ اڑچن/ ارچن/ اڑچن

ادموؤ َ / ادموؤ/ ادھموا/ ادھمرا

ادھورو/ ادھورا/ ادھورا/ ادھورا

اٹھتریس/ اٹھتری/ اڑتیس/ اڑتیس

آپھرو/ اپھارو/ اپھروی/ اپھارا

آہیر/ آجڑی/ چرواہا/ چرواہا یا گڈریا

آلس/ آلَس/ آلس/ آلس

خواہش/ اِچّھا/ اِچّھا/ خواہش یا تمنا

تاریخ / اِتہاس / اتہاس/ تاریخ

علاج / الاج / اِلاج / علاج

اَسپتال/ اَسپتال/ اسپَتال/ ہسپتال

اِٹ/ اِٹ/ اِینٹ/ اینٹ

انڈو/ انڈو/ انڈا / انڈا

اُچاٹ/ اُچاٹ/ اُچاٹ/ اُچاٹ

اڈاوٗ / اڑاوَ (فضولخرچ)

اُونڈو/ اُونڈو/ اوندھا / اوندھا

اُلٹو/ اُلٹو/ اُلٹا / اُلٹا

اچانک/ اِکااِک/ اچانک/ اچانک

اڈّھی/ ایڈھی/ ایڑھی/ ایڑھی

کٹورو/کٹورو/کٹورا/کٹورا

کپڑو/ کپڑو/ کپڑا/ کپڑا

کن/کن (کان) / کان/ کان

کپنو/ کپوو/ کاٹنا / کاٹنا

پلکیں/کل/کل/کل

کھٹو/کھٹو (بغیر تشدید) /کھٹّا/کھٹّا

کھڈو/کھڈو/کھڈّا/کھڈّا

کھٹلو/کھٹُلّو /کھٹولا/کھٹولا

گلّو money box/ گلّو/ گلّہ/ گلّہ

چاند/ چن/ چاند/ چاند

کُتّو/کترو/کتّا/کتّا

تالو/ تالو/ تالا/ تالا

ٹیک یا ڈیکن/ ٹیکو/ٹیک/ ٹیک

تھائی/تھِر/ استھان/ جگہ

دمو asthama / دما/ دما/ دما

جاڑ/ دارڑھ/ دارڑھ/ دارڑھ

دانو دانو/ دانہ/ دانہ

ڈبّی/ ڈبڑی/ ڈبیا/ ڈِبّی

بے بی/ دیدی/ بے بی/ بہن

دودھل/ دودھیل/ دودھیل/ دودَھیل

دھوتری/ دھوتری/ دھویتی/ دھویتی

پَوتری/پَوتری/ پوتی/ پوتی

تہاڑ roberry / دھاڑ/ دھاڑ/ دھاڑ

صبر/ دھیرج/ دھیرج/صبر

نِمّو/ دھیمو/ دھیما/ دھیما

جونٹ/ دوسری/ جُوا/ جُوا

نافکرو careless / نافکرو/ لاپرواہ/ لاپرواہ

بعدماں/ بادماں/ بادمیں/ بعدمیں

پاسے near / پاسے/ پاس/ پاس

بروبر equal / بروبر/ برابر/ برابر

ہتھو/ ہتھو/ ہتّھا/ ہتّھا

سوجو/ سوجو/ سوجن/ سوجن

شرمالو/ شرمال/ شرمیلا/ شرمیلا

وپار/ بپار/ بیوپار/ بیوپار

واری turn / وارو/ باری/ باری

ہہلو/ وَہیلو/ جلدی/ جلدی

جوگُنی/ جُگنی/ یوگنی/ جوگنی

بھری bundle of grosss / بھرو/ گٹھری/ گٹھڑی

بوندا/ بندھو/ بوندِن/ بوند

تیڑ (دراڑ)/ تیڑ/ درار/ دراڑ

پتّر leaf / پرن/ پتہ/ پتہ

مزمان/ مَہمان/ مَہمان/ مہمان

فِٹک/ پھٹکار hatred / پھٹکار/ پھٹکار

پھپیّھی/ پُھوئی/ پھوپھی/ پھوپھی

بُکّل cave like hollow / بکھُل/ بُکّل/ بُکّل

پوپلو/ بوکھو/ پوپلا/ پوپلا

چھنکنا/ چھنکاوا/ چھڑکنا/ چھڑکنا

مندرجہ بالا ستر الفاظ کے سٹ سے صرف پانچ سٹ مکمل مماثلت رکھتے ہیں ہزار بھر ٹھیٹھ گجراتی الفاظ میں یہ شرح نہ ہونے کے برابر جبکہ ستر میں ۳۳ الفاظ کے سٹ

ہندی اور اردو میں مکمل مماثل ہیں جبکہ گوجری اور گجراتی کے الفاظ کے بائیس سٹ مماثل ہیں۔ گجراتی اور ہندی کے ۱۴ الفاظ کے سیٹ مماثل ہیں گوجری اور اردو کے بھی ۱۴ سیٹ مماثل ملے ہیں۔ گوجری کا اُردو سے وہی رشتہ ہے جو گجراتی کا ہندی سے ہے گوجری میں اردو الفاظ اسی شرح سے ہیں جس سے کہ گجراتی میں ہندی الفاظ ہیں کل ہزار الفاظ میں گوجری اور گجراتی کے مکمل مماثل ۲ سے ۵ فیصد یعنی اوسطاً اڑھائی فیصد ہو سکتی ہے۔

گوجری/ گجراتی / ہندی/ اردو

اچنبھو/ اچنبو/ اچنبھا/ اچنبھا

اچانک/ اچانک/ اچانک/ اچانک

اٹکاوَ/ اڑکاوَ/ ارکاو/ اٹکاو

آگو/ اگو/ اگر agr/ آگے

اڈچن/ اڑچن/ ارچن/ اڑچن

ادموؤ/ ادموؤ/ ادھموا/ ادھمرا

ادھورو/ ادھورا/ ادھورا/ ادھورا

اٹھتریس/ اٹھتری/ اڑتیس/ اڑتیس

آپھرو/ اپھارو/ اپھروی/ اپھارا

آہیر/ آہجڑی/ چرواہا/ چرواہا یا گڈریا

آلس/ آلَس/ آلس/ آلس

خواہش/ اِچّھا/ اِچّھا/ خواہش یا تمنا

تاریخ/ اتہاس/ اتہاس/ تاریخ

علاج/ الاج/ اِلاج/ علاج

اَسپتال/ اَسپتال/ اسپَتال/ ہسپتال

اِٹ/ اِٹ/ اِینٹ/ اینٹ

انڈو/ انڈو/ انڈا/ انڈا

اُچاٹ/ اُچاٹ/ اُچاٹ/ اُچاٹ

اڈاوٗ/ اڑاوَ (فضولخرچ)/ ؟/ ؟

اُونڈو/ اُوُنڈو/ اوندھا/ اوندھا

اُلٹو/ اُلٹو/ اُلٹا/ اُلٹا

اچانک/ اِکااِک/ اچانک/ اچانک

اڈّھی/ ایڈھی/ ایڑھی/ ایڑھی

کٹورو/کٹورو/کٹورا/کٹورا

کپڑو/ کپڑو/ کپڑا/ کپڑا

کن/کن (کان)/ کان/ کان

کپنو/ کپوو/ کاٹنا/ کاٹنا

پلکیں/کل/کل/کل

کھٹو/کھٹو (بغیر تشدید)/کھٹّا/کھٹّا

کھڈو/کھڈو/کھڈّا/کھڈّا

کھٹلو/کھٹُلّو /کھٹولا/کھٹولا

گلّو money box/ گلّو/ گلّہ/ گلّہ

چاند/ چن/ چاند/ چاند

کُتّو/کترو/کتّا/کتّا

[illegible]3

تالو/ تالو/ تالا/ تالا

ٹیک یاڈیکن/ ٹیکو/ ٹیک/ ٹیک

ٺھائیَ/ ٺھِر استھان/ جگہ

دمو asthama / دما/ دما/ دما

جاڙ/ دارڑھ/ دارڑھ/ دارڑھ

دانو/ دانو/ دانہ/ دانہ

ڈبّی/ ڈبڑی/ ڈبیا/ ڈِبّی

بے بی/ دیدی/ بے بی/ بہن

دودھل/ دودھیل/ دودھیل/ دودَھیل

دھوتری/ دھوتری/ دھویتی/ دھویتی

پَوتری/ پَوتری/ پوتی/ پوتی

تہاڑ roberry / دھاڑ/ دھاڑ/ دھاڑ

صبر/ دھیرج/ دھیرج/ صبر

ٺمّو/ دھیمو/ دھیما/ دھیما

جونٹ/ دوسری/ جُوا/ جُوا

نافکرو careless / نافکرو/ لاپرواہ/ لاپرواہ

بعدماں/ بادماں/ بادمیں/ بعدمیں

پاسے near / پاسے/ پاس/ پاس

بروبر equal / بروبر/ برابر/ برابر

ہتھو/ ہتھو/ ہتّھا/ ہتّھا

سوجو/سوجو/سوجن/سوجن

شرمالو/شرمال/شرمیلا/شرمیلا

وپار/بپار/بیوپار/بیوپار

واریturn / وارو/ باری/ باری

ہہلو/ وَہیلو/ جلدی/ جلدی

جوگنی/جُگنی/ یوگنی/ جوگنی

بھریbundle of rosss / بھرو/گٹھری/گٹھڑی

بوند/ بندھو/ بوندِن/ بوند

تیڑ(دراڑ)/ تیڑ/ درار/ دراڑ

پتّر leaf / پرن/ پتہ/ پتہ

مزمان/مَہمان/مَہمان/مہمان

فِٹک/ پھٹکار hatred / پھٹکار/ پھٹکار

پھپھّی/ پُھوئَ/ پھوپھی/ پھوپھی

بُکّلcave like hollow/بکھُل/بُکّل/بُکّل

پوپلو/ بوکھو/ پوپلا/ پوپلا

چھنکنا/ چھنکاوا/ چھڑکنا/ چھڑکنا

مندرجہ بالاستر الفاظ کے سٹ سے صرف پانچ سٹ مکمل مماثلت رکھتے ہیں۔ ہزار بھر ٹھیٹھ گجراتی الفاظ میں یہ شرح یامقدارنہ ہونے کے برابر جب کہ ستر میں ۳۳الفاظ کے سٹ ہندی اوراردو میں مکمل مماثل ہیں۔جبکہ گوجری اور گجراتی کے الفاظ کے بائیس سٹ مماثل ہیں۔گجراتی اور ہندی کے ۱۴الفاظ کے سیٹ مماثل ہیں،گوجری اور اردو

کے بھی ۱۴ اسیٹ مماثل ملے ہیں۔ گوجری کا اردو سے وہی رشتہ ہے جو گجراتی کا ہندی سے ہے۔ گوجری میں اردو الفاظ اسی شرح سے ہیں جس سے کہ گجراتی میں ہندی الفاظ ہیں۔ کل ہزار الفاظ میں گوجری اور گجراتی کے مکمل مماثل ۲ سے ۵ فیصد یعنی اوسطاً اڑھائی فیصد ہو سکتی ہے۔

گوجری کے لهجوں، مظفر آبادی، کاغانی، الهوالی اور اردو کا تقابلی مطالعه:

نلّی/نرڑی/گردن
کھلّی/کھلڑی/کھال
سِللی/سرڑی/کھمبی
پلّی/پرّی/پری
چھلّی/چھلڑی/چھلکا
جُھلّی/جھرڑی/جھری
اج/اج/آج
ہچھو/ہچھو/اچھا
ہور/ہور/اور
کجھ/کجھ/کچھ
ہنڑ/ہن/اب
ہوں یا میں/ہوں یا میں/میں
یوہ، یاہ/یوہ، یاہ/یہ
واہ/واہ/وہ

وے/ وے/ وہ

یے/ یے/ یہ

تیں ناں یاتِنّاں/ تناں/ تجھ کو

میں ناں ،مِناں/ مناں مجھ کو

تیں یا توں/ تیں یا توں/ سے

بعض لوگ تنتے بھی

انہاں/ انہاں/ انہوں

انہاں انہاں/ انہوں

وے یا ہووَے/ وے/ ہووے یا ہوتا ہے۔

گوجری کے تمام لہجوں یا ڈیلیکٹس کے الفاظ پراکرت (ہندوستانی مقامی یا محلی) زبانوں میں تغیر وتبدل سے متشکل ہوتے ہیں۔اُردو بھی ہندوستانی یا پراکرت زبانوں کی منقیٰ و مصفّیٰ صورت ہے۔

+++

3

گوجری اور میواتی کا تقابلی مطالعہ

گوجری اور میواتی میں معمولی فرق ہے ان میں تقریباً اسی فیصد مکمل مماثلت اور بیس فیصد جزوی اختلاف ہے جو گوجر میوات سے آئے ہیں وہ میں کو میں بولتے ہیں جبکہ ہزارا اور کشمیر کے گوجر میں کے بجائے"ہوں" بولتے ہیں باقی الفاظ mix ہو چکے ہیں ہمارے یہاں لوگ پیٹ کو پیٹ بھی کہتے ہیں اور ٹیڈ بھی البتہ زیادہ قوی رجحان کی بنیاد پر مماثل کی ایک نامکمل سی فہرست یوں ہو سکتی ہے۔گوجری اور میواتی مماثل الفاظ کے جوڑے ملاحظہ کریں:

ترے/تِن

ویبابی/بس

ہوں/میں

اُس کو/واکو

ڈیڈ/پیٹ

بچو/بالک

پوت/بیٹو

دھی/بیٹی

بیس/بیس

کھل/ اٹھ

نس/ دوڑ

بناں/ نچائی

تے/ ار

ور/ پر

اہاں/ ہاں

چنگو/ بھلو

اُس تیں چنگو/ وا تیں بھلو

کتی/ کتیا

ہوں آں/ میں ہوں

ہوں/ ہووَں گو/ میں ہووَں گو

ہم نے ماریو/ ہم ماریو

نکو/ چھوٹا

گوجری مشرقی اور گوجری مغربی مماثلات (cognates)

پیاز/ پیاج

روضہ/ روجا

گز/ گج

تغادو/ تکادو

غا غے غی/ کا، کے، کی

دیکھن/ ہیرن

بُناں/ تناں (تلے)

افراں/ اپھراں

گیرو/ گیدرو

گبرو/ لڑو

جیو/ جیب

کہوڑو/ کہوڑا

پچھے/ کاڈ

گوجری اور ہندکو کے مماثل الفاظ:

باں/ وال یا بال

ٹیڈ/ ٹیڈ

جیو/ جیب (زبان)

کوہنی/ کونی / اراک

مُوت/ مُتر

بوؤ/ بُوا (دروازہ)

ہتھوڑو/ ہتواڑا یا، اتھوڑا

کپڑو/ کپڑا

دینہہ/ دیوں، دی

بدل/ مینہ

پینگ/ پینگ (دھنک)

بٹو/ وٹا یا بٹا

گارو/ چیکڑ

کنڈو/کنڈو

کنک/کنکھ

چاول/ چول

ہلدی/ ہلدل

مہیس/ منج

پوچھڑ/ پچھل

بوجھوں/بیجھوں

باپ/ پیو

بھائیو/ پرا

پوت/ پتر

جنوں/ جناں (مرد)

سکّو/ سُکّا (سولھا)

بڑو/ وڈا

کد/کدوں (when)

یاہ/ اے

بکھ/ وکھرا

(تلخیص، بحوالہ دی گجرز جلد ۳ ص ۸۵۰ تا ۸۷۰)

گوجری، راجستھانی، کانگڑی، پنجابی، ہندی تمام بولیوں اور زبانوں کا سنسکرت سے گہرا تعلق ہے۔ گوجری اور گوجر ہندوستانی قوم ہے جو لوگ غلط شواہد سے اس زبان کے

ڈانڈے کہیں غیر ملکی زبانوں سے ملاتے ہیں۔ قطعاً درست نہیں۔

سنسکرت/گوجری/ راجستھانی/ کانگڑی/ پنجابی/ ہندی

کرما/کم/ کام/کم/ کام/ کام

سپتا/ ست/ سات/ ست/ ست/ سات

مِسٹھا/مٹھو/ میٹو/ مِٹھا/ مِٹھا/ میٹھا

تپتا/تتو/تتو/ تتا/ تتا/ تاتا

مستا/مّتھو/ ماتھو/متھا/متھا/ ماتھا

کرنا/کن/کن/ کان/کن/کن/ کان

وتسا/ بچھو/ وچھ/ وچھا/ بچھا/ باچھا

وساٹی/بسنو/بسنو/ وسنا/ بسنا/ بسنا

ویر/ بیر/ ویر/ ویر/ بیر/ بیر اور ویر

ورہَد/ بڑو/ بڑو/ وڈا/ بڑا/ بڑا

گرام/گراں/ گام/ پنڈ/ گاو/ گانو

نام/ ناں/ نام/ ناں/ ناوَ/ نام

ستھان/تھا/ تھام/تھاں/تھاو/سَتھان

دنتا/ دند/ دانت/ دند/ دند/ دانت

لَوہا/لو/لولوہا/لو/لوہا

(بحوالہ دی گجرس جلد ۳ ص ۳۳۴ / ۳۵)

نوٹ:- بعض جگہ ترمیم کی ہے۔

+++

باب 3

پنجابی اور گوجری کے مشترکہ الفاظ

پنجابی گوجری ،ملتے جلتے ہیں لہجہ کا فرق ہے مثلاً پاجاما (پاجامو یا پجامو، ماما (مامو)وغیرہ ایسے ہی پنجابی میں بعض متضاد الفاظ بنانے کے لئے ہندی یا ہندوستانی قواعد استعمال کئے جاتے ہیں،مثلاً نرویر،نربھو،نرڈر سے نڈر ہوگیانس پھل (بے ثمر یا بے پھل)،سلکھنا ،(خوش قسمت)،سودیشی (دیسی یا ملکی بنا ہوا) ودیشی (غیر ملکی)،انمول یا امول اَکہہِ ایسے ہی مشرقی پنجابی عربی فارسی کے علاوہ ہندی کے الفاظ وقواعد زیادہ شامل ہوگئے ہیں جبکہ مغربی پنجابی کے لہجوں میں بیرونی زبانوں فارسی عربی اور اردو کے الفاظ نے اس زبان کو کافی حد تک بدل دیا ہے۔شاہ ملھی اور گرمکھی لیپیوں کے اختلاف کی خلیج بدستور قائم ہے۔گوجری پنجابی کے بہت سے مشترکہ الفاظ کے بارہ میں قطعیت سے نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ الفاظ پہلے سے کس زبان میں موجود ہیں۔محمود شیرانی تو اردو کے بیشتر الفاظ کو پنجابی کے ہی کہتے ہیں لیکن یہ اختلافی مسئلہ ہے، پنجابی گوجری مشترکہ الفاظ کی مثالیں اور ایک نامکمل سی فہرست بطور نمونہ پیش کی جاتی ہے۔

اینٹھ،قمیض،ٹوپی،پگڑی،سلوار پاجامو(پجامو)،بنیان منجھا(منجھو) تھالی،کولی، بھانڈے(بھانڈو)،کپڑے،(کپڑا)لسی، کچہری،کوٹھا،مالی،جیٹھ،زنانی،سالی،چاچی، چاچا(چاچو)،منہ،سر،تلی،موہنڈا(موہنڈو) ندیدیاں اکھاں سے ندیدیں اکھ،کلّم کلّا،چار چفیری،کال مکالیاں،تھڑتھل سے تھرتھل،ٹل لاہنا سے(ٹل لاہنو)کھلر ناگ (کھلرنو)، کنب سے کمنو،یعنی کانپنا،سنیہا سے سنیہو،کنڈ اپُڑ نا سے کنڈو پڑیو،جیھے سے جیہو،ڈانگ الارنا یعنی لاٹھی ہلکارنا،دھمک سے دھرمک،اچّن چیت،دھواں دھوا نکھے سے دھوا نکھے جانو (گوجری)،پُٹنا سے پٹنو،کہڑی دا (کس طرح یا طرف) سے کہڑے دا،اندر،باہر، چانن،ودھری (belt) سے بدھری (گوجری)،رانگلی،سانولی سے سا ملی،لُکنا سے لکنو، ٹوہ وچ رہنا سے ٹوہ ماں رہنو، باہج یعنی بغیر،کس راں یعنی کس طرح،تھوہ،شوہ،سواہ (راکھ)،اپڑ پینا ایا اپڑنا (اپڑنو)،لاہنا یعنی اتارنا''ایتھوں تیکر'' سے اِت تیکر (گوجری)، تِلکنا سے تلنکو اور تِلکن،پوڑی (زینہ)،دُھپ،دھوڑ،گارا مٹی سے گارو مٹی،اوّھل جانا سے اُلنو (اترنا)،واروواری سے بارو باری،کانگ (سیلاب)،کھپ،تھپ،سپ لپ،ٹھپ، کنڈھا،کنارا،ککارا سے کنکارو (شور)،گوکن سے گو کرن یا ''گوگو'' کے کوئی کام کرنا یعنی دھیان سے،نواں نکور سے نوؤں نکور،چتھاون یا چتھیانو (شرمندہ ہونا)،چھتے (کٹے ہوئے بال)،وال سے بال، اگاں (آگے)،تویت (تعویذ)،قرضائی سے قرضوئی، سوہل (نازک) ایسے ہی اور سینکڑوں بلکہ ہزاروالفاظ ہوسکتے ہیں۔

ایسے الفاظ کی فہرست سے صاف ظاہر ہوتا ہے گوجری اپنی رشتہ دار زبانوں میں رہن سہن ماحولیات اور لفظی وراثت کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب گریٹر پنجابی کے گریٹر پنجابی سے مراد پنجابی کے پانچ بڑے لہجے جن میں لہندا یا ملتانی پہلے نمبر پر آتا ہے۔ہر گوجری بولنے والا آسانی سے پنجابی بول لیتا ہے اور ہر پنجابی بولنے والا گوجری بھلے

ہی نہ بھول سکتا ہو لیکن گوجری کو سمجھ لیتا ہے میرے خیال میں ڈوگری ہماچلی چنبا کی بولی بھی پنجابی ہی بچھڑی ہوئی بہنیں ہیں ملکی تقسیم کے بعد پنجابی زبان کو جو نقصان ہوا۔اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے یہ پہلے سے دو پھاڑ ہو چکی زبان اب درجنوں حصوں میں بٹ چکی ہے۔خوش آئیند بات یہ ہے کہ گوجری نے اپنا رشتہ پنجابی سے بدستور قائم رکھا ہے۔

+++

3

گوجری، اردو لپی اور گرامر کے مسائل

گوجری الفاظ کی ہئیت یا مکتوبی شکل کا مسئلہ:

گوجری میں لکھنے کے الگ الگ انداز پائے جاتے ہیں ان کو ایک ہی وضع قطع پر لانے کے ضرورت ہے ۔گوجری میں مشرقی مغربی یا پھر مظفر آبادی و کاغانی ہیئتوں کو ایک ہی طرح لکھا جائے تو مناسب ہے۔

غا، غے، غی کے بجائے کا کے کی ہی اپنایا جاتا ہے پڑھنے والا اپنی تسکین کے لئے اسے غا، غے، غی پڑھ سکتا ہے۔ ایسے ہی نال مال وغیرہ الفاظ گوجری میں تھوڑے الگ انداز سے پڑھا جاتا ہے،گوجری کا قاری اس کی تمیز خود ہی کرلیتا ہے۔ دوسرے قاری کے کو معروف پڑھنے سے لفظ کی ہئیت نہیں بدلتی، اس لئے الگ سے نشان قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔

بعض الفاظ:

اُردوی قالب Urdu-ised spelling / متبادل سطحی گوجری ہجے

۱: ترٖ و/ترٖ و (اسقاط حمل)

۲: ماں/ ما بعض لوگ مانہہ لکھتے ہیں۔

۳: مھارا/ مہارا (ہمارا) یہاں گوجری میں ھ محذوفہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

۴: بچ / (بیچ پنجابی میں وِچ لکھا جاتا ہے اسلئے گوجری میں بچ ہی لکھا جاتا ہے)۔

۵: کے/ (کیا) ہی لکھا جاتا ہے اس کو ''کہ'' لکھنا درست نہیں اس طرح اردو کے ''کہ'' سے مشابہت دور ہو جاتی ہے۔

۶: بھ، جھ، دھ اور ''گھ'' / پ یا پہہ، چہہ، تہہ اور ''کہہ'' ہی لکھا جاتا ہے۔
جیسے پہیڑ (بھیڑ) چہگڑو (جھگڑو) دھیال (تہیال) اُردو میں اسے پرال یا بھُس کہتے ہیں۔
گھ (کہوڑو)

۷: پڑ، پڑی (پہڑ یا پہڑی بمعنی پہاڑ، پہاڑی) پہڑی لکھنے سے دشواری پیدا یہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی غلطی ''پ'' پر زیر پڑھے گا تو پہڑی کا مطلب پوڑی کا مطلب زینہ بھی ہوتا ہے۔

۸: بن، بَنا/ بنہہ، بنہا (اصل مصدر بنانا سے بنہا لکھنا غیر ضروری اور خواہ مخواہ دشواری پیدا کر رہا ہے

۹: بَھڑک بھڑکا/ پہڑک پہڑکا

۱۰: ہمیشاں/ امہیشاں

۱۱: جہاز: جآز

۱۲: مہیس/ مھیس
ملیھپ: ملیہپ

۱۳: بھگیاڑ/ پگیہاڑ

۱۴: تھارو/ تہارو

۱۵: پڑھ: پہڑ

۱۶: اتھروں/ آتھروں

۱۷: اپنا/اپناں

۱۸: اچھو/ہچھو (اچھا)

محولہ بالا مثال نمبر ۶ اور بعض استثنائی صورتوں کے علاوہ گوجری کے سطحی ہجے الگ سے لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے root words یعنی مصادر پراکرت ہندی اردو میں ہی ملتے ہیں اس لئے گوجری کے اردوی قالب میں ہی تحریری شکل اور ہئیت کو اپنے قدیم ماخذات کے قریب رکھنے میں مصلحت ہے۔اس طرح عام قارئین کے لئے بھی گوجری سیکھنا آسان ہوجاتی ہے اور دوسرے طبقے کے قارئین بھی حظ یاب ہوسکتے ہیں ورنہ پوری کی پوری الگ سے املائی شکل کی تجوویز کو اپنانے سے دشواریاں پیدا ہوجائیں گی گوجری زبان کی الگ سے اِملا تیار کی ہی نہیں جاسکتی کیونکہ گوجری کی گرامر (معمولی لہجائی صورتوں کو چھوڑ کر) ہندوستانی الاصل ہے۔گوجری کی مجموعی گرامر اردو ہندی سے میل کھاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ پوٹھواری، ہندکو پنجال،ڈوگری وغیرہ بولنے والے گوجری بھی آسانی سے سمجھتے ہیں۔

اردو اور گوجری گرامر کے قواعد اور اصطلاحات:

اردو گرامر ہی گوجری گرامر تصور کی جاسکتی ہے۔علم صرف اور نحو کے قواعد بھی ایک ہی جیسے ہیں البتہ گوجری میں اردو کی طرح پیچیدہ اور دو سے زائد تراکیب استعمال نہیں کی جاتی ہیں۔چٹو،سفید کالو سیاہ وغیرہ ہندی تراکیب اور مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں

آرٹیکل (Article)

گوجری میں انگریزی آرٹیکل (a and the)

اور عربی (الْ) کی طرح آرٹیکل کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں بلکہ یہ اسم میں چھپے ہوتے ہیں اور سیاق context سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم کی کیفیت کیا ہے۔

جیسے ایک آدمی

کوئی عورت

گھوڑا

مجھمصری

کچھ اصطلاحات کے انگریزی متبادل اور مختصر تعریفیں (مثالیں) ہندوستانی زبان بشمول اردو ہندی اور دیگر پراکرت کے علاوہ راجستھانی میواتی بلکہ پنجابی کی گرامر ایک ہی ہے کہیں کہیں الفاظ کی ہیر پھیر ہے۔

اسمِ موصوف: The Noun or Substantive

اسمِ صفت: Adjective

اسمِ ضمیر: Pronoun

مَصْدَرْ: The Infinitive or Verbal Noun

اسم مفعول: The Paticiple Present

اسم مفعول: The Principle Conjuctive

اسم ماضی مَعْطُوفی: The Participle Conjuctive

مُذَکّر: Masculine Gender or Nouns:

مُؤَنث: Feminine

گردان: Declension

جرّ: Genitive

صیغۂ مجرور

کا، کے، کی مثلاً حمید کو کھوڑ و وغیرہ

ہوں آدمی کو ہتھ دیکھوں لگو

جب کسی جرّ کا فاعل حالت رفع میں ہوتو تو ''کو'' لگا نا ضروری ہوتا ہے۔

(dative)ناں(to)(کو)

اس ناں میر وسلا دیو

Ablative:

fromدوں یا توں یا تیں

locative:

Nominativeمیں اور ہوں

ماں یا ما(in)

ور(on)

توڑی(up to)جت توڑی(as for as)

agent:نے(by)

vocative words:

حرف ندائیہ مثلاً: یا اے

ہلے یا او

فاعل:Nominative and Agent

مفعول:Accusitive and Dative

جَرّ:Ablative and Locative

اضافت:Genitive

تصریف:Inflection

لفظ کی ساخت میں تبدیلی، مثلاً واحد سے جمع بناتے وقت

بکری سے بکریں

آدمی سے آدمیاں

اوآدمیو یہ سب تصریفی صورتیں

اسم صفت:Agentive

حرف صفت زیادہ تر اسم موصوف سے پہلے آتا ہے۔لیکن نسبتی صورت میں یہ صورت ہوتی ہے۔

گیریں گیراں تیں چنگی ویں

حمید کریم دوں اُچّو ہے

حرف صفت کئی ہیں

گوجری میں کبھی کبھی حرف صفت کو مکرر لا کر تاثر کو دہ چند کر دیا جاتا ہے۔جیسے:

سوہنوسوہنو

ٹھنڈوٹھنڈو

مُچ مُچ وغیرہ

کبھی مرکب الفاظ سے بھی صفت بنتی ہے۔جیسے:

مچ سوہنو

مُچ مندو

شیر مرد

شیر جوانو

اسم صغیرpronoun

اسما کی کیفیت کے مطابق ضمیر بدلتے ہیں۔

وہ یہ تم میں ضمیریں انھی سے حالت الجر کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں، حروف جار کا کے کی پر وغیرہ یہاں جمع بناتے وقت "ئی" "ئیں" میں بدل جاتا ہے۔

واہ آئی واحد

وے آئیں

The Nominated and Agent

فاعل: فاعل یا اس کا ضمیر جو فعل کا سرزد ہونا ظاہر کرے فاعل کہلاتا ہے۔

مفعول:The Accusative and Dative

گردان

اردو

میں/ میرا میرے میری/ مجھ کو/ مجھے/ مجھ سے/ مجھ میں/ میں نے

گوجری

ہوں/ میرو، میری، میری/ منّاں/ میرے تیں/ میرا ما/ میں

اردو

ہم/ ہمارا/ ہمارے/ ہماری/ ہم کو/ ہمیں/ ہم سے/ ہم میں/ ہم نے

گوجری

ہم/ مہارا/ مہارے/ مہاری/ ہم ناں/ مہارا تیں/ مہارے ما/ ہم نے

اردو

تو/ تیرا، تیرے، تیری/ تجھ کو/ تجھے/ تجھ سے/ تجھ میں/ تو نے/ تم نے

گوجری

توں/ تیرا، تیرے، تیری/ تنّاں/ تنّاں/ تیرا تیں/ تیرا ما/ تیں/تَم نے

اردو

تم/تمہارا تمہارے تمہاری/تم کو/تمہیں/تم سے/تم میں/تم نے

گوجری

تَم/تھارا، تھارے، تھاری/تَمناں/تمناں/تھارے تیں/تھارے ما/تَم نے

اردو

یہ/ اِس کا اس کے/ اس کی/ اِس کو، اسے/ اِس سے/ اِس میں/ اِس نے

گوجری

یہ/ اِس کو اِس کے اِس کی/ اِس ناں انہاں ناں/ اِس نے/ اِس ما/ اِس نے

وہ/ اُن کا اُن کے اُن کی/ اُن کو، انہیں/ اُن سے/ اُن میں/ اُن نے

گوجری

وے/ اُن کا اُن کے اُن کی/ اُن ناں انہاں ناں/ اُن تیں/ اُن ما/ اُن نے

اسم ضمیر گردان

اردو

میں بولتا/ ہم بولتے/ میں بولتی/ ہم بولتیں/ وہ بولتی/ وہ بولتیں

گوجری

ہوں بولتو/ ہم بولتا/ ہوں بولتی/ ہم بولتیں/ واہ بولتی/ وے بولتیں

اسی طرح تم بولتا اور وے بولتا کی گردان مکمل کی جا سکتی ہے

گوجری مصدر/مشتق کی بعض مثالیں

اٹھنو/ اٹھ/ اٹھال/ اٹھوال/ اٹھک

اچھلنو/ اُچھل/ اچھال/ اچھلوا/ چھال

اڑکنو/ اَڑَک/ اڑکا/ اڑکوا/ اڑکن

اکنو/ اَک/ اکا/ اکوا/ اَکَن

اُلَرنو/ اُلَرْ/ الرا/ اُلروا/ اُلرَنْ

اُملنو/ اُمَل / اُمْلا / اُمَلْوا

پیسنو/ پیس، پسا پسوا پسائی

کھیڈنو/ کھیڈ کھڈا کھڈوا/ کھڈیال

کتنو/ کت، کتا کتوا، کتائی

سننو/ سن/ سنا سنوا/ سنن

مننو/ مُن/ منا/ منوا/ منن

سیڑنو/ سیڑھ/ سیڑا، سیڑواسوائی

ہوڑنو/ ہوڑ/ ہوڑا/ ہوڑوا/ ہوڑن

سِکھنو/ سِکھ/ سکھا/ سکھوا/ سکھان

ٹھنو/ ٹھن/ ٹھا/ ٹھوا/ ٹھن، ٹاٹھ

لاہنو/ لا/ لوا/ لوا/ لوان

چاڑنو/ چاڑ/ چاڑ/ چڑوا/ چاڑن

ہلنو/ ہل/ ہلا/ ہلوا/ ہِلن

سُکنو/ سُک/ سکا/ سکوا/ سُکَن وغیرہ وغیرہ

+++

اسم فعل کا بیان

فعل: فعل وہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا ظاہر ہے کہ فعل کے لئے زمانے کا ہونا ضروری ہے۔ زمانہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱: ماضی، ۲: حال ۳: مستقبل۔

فعل لازم، فعل متعدی، ناقص اور معدولہ

فعل لازم:Intransitive

وہ فعل ہے جس میں مفعول نہ آئے یعنی بات فاعل تک ہی رہے۔

جیسے: کریم آیو

فعل متعدی وہ ہے جس میں فعل کا اثر فاعل کے علاوہ مفعول تک پہنچے۔

کتو پونکے

کریم نے چٹھی لکھی

جس فعل میں فاعل اور مفعول ظاہر نہ ہوں فعل ناقص ہے۔

احمد بیمار ہے۔

احمد (اسم) بیمار (خبر) ہے۔

وہ بڑو بیوقوف نکلیو

وہ بیمار دسیو ہے

فعل لازم (غیر متعدی):

جس کا مفعول نہ ہو

جیسے:

کتو بھونکے

اس نے تحفو دِتو

طور (اثر کے وقوع) کا پتہ دیتا ہے۔

فعل متعدی:

جس فعل میں فاعل کے علاوہ تک بھی فعل کا اثر جائے۔

مثال:

استاد نے طالبِ علم کا سوال کو جواب دِتو

حمیدہ نے اپنی ساتھن کولوں کاپی ادھاری لی کیوں جے اس کی اپنی کاپی گنو گئی تھی

فعل لازم (غیر متعددی)/فعل متعدی

ٹور/ٹُر

توڑ/ٹوٹ

پے/پیج

موڑ/مُڑ

چاڑ/چڑ

دیخ / دِس

وغیرہ

نحوی اصول کی مصنوعی طور ان مشتق افعال لازم کو غیر فعال یا مجہول (passive) سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان متعدی فعلوں کا مفعول، غیر متعدی فعل میں بطور فاعل ہوتا ہے۔

ہوں پُھل دیکھو

پُھل دسیں ہیں

میں پتھر توڑیو

پتھر ٹٹیو

فعل متعدی کی چند مثالیں:

حمید نے اُس ناں کتاب دتی

فعل متعدی بالواسطہ:Casuative Verbs

یہ وہ فعل ہیں جن کا ایک فاعلیہ (agentive) واقعہ کو اکسانے والے کے طور پر ہوتا ہے اور یہ گرامر کے فاعل کے طور پر ہوتا ہے۔

پہلا فاعلیہ جو فاعل ہوتا ہے وہ درمیانی فاعل کی کارگزاری بھی سنبھالتا ہے۔ مثال:

حمید نے اپنا گھر نان نیلو تے پیلو رنگ کرایو

ہوں زکا ناں دائی کولوں کھڈاوں ہاں

ہوں گاں ناں باولی ور پانی پیاوں ہاں

صورت (یعنی فعل کس ڈھنگ سے ہوا ہے اس کی مزید پانچ صورتیں ہیں۔

خبریہ

مثلاً

احمد ٹے گیو

ٹھنو یعنی گرنا خبر ہے

احتمالی

شاید وہ آوے گو

شرطیہ

اگر وہ آیو تے ہوں اس ناں ملوں گو

امریہ مصدریہ شرطیہ)

تشریف لیاوگو جری آو ادب سے کہا جاتا جبکہ آفعل امر یعنی حکم ہے

فعل کے ماڈے سے حالیہ نا تمام او تمام بنتے ہیں

مصدر، ماڈہ، حالیہ نا تمام، اور حالیہ تمام کو علی الترتیب ملاحظہ کریں۔

ڈرنو/ ڈر/ ڈرتا، ڈرتو / ڈرا

بیسنو/بیس/بیستو بیستا/ بسال

چلنو/ چال/چلتو چلتا/ چلیا

مڑھنو/مُڑھ/ مڑھتو، مُڑھتا / مڑھیا

دھرنو/ دھر/ دھرتو دھرتا/ دھرا

لڑنو/لڑ/لڑتو لڑتا/لڑا

چھلنو/چھل/چھلتو، چھلتا/ چھلا

وغیرہ

جہاں مادے کے آخر میں ا آتا ہا ہے نو بڑھانا پڑے گا۔

کھا،کھانو

جا،جانو

بھا،بھانو

چا،چانو

مذکراور مونث میں تبدیلیاں

پنڈلل چائی ہے(واحد)

پنڈ چائیں ہیں (جمع)

کتاب آنی ہے واحد)

کتاب آنیں ہیں (جمع)

زیادہ تر جمع اسما میں آتا ہے

گھوڑو آنیو ہے

گھوڑا آنیاہیں (جمع)

حروف عطف Conjuction

چکھنو/ چکھ/ چکھا/ چکھوا/ چکھن

مشروط یا تصادف

چکھوں/ چکھاں

چکھے/ چکھیں

چکھے/ چکھیں

مستقبل میں خالی گو گا لگانا پڑتا ہے۔

صیغۂ امر (آمرانہ لہجہ)

چکھ/ چکھو

صیغہ امر موڈب
چکھیے/چکھیو
تمنائی وغیرہ کی مختلف صورتیں متکلم مخاطب اور غائب واحد و جمع علی الترتیب:
چکھتو/چکھتا
چکھتا/چکھتا
چکھتا/چکھتا

ا :فعل مستقبل بسیط

Future Indefinite tense

گو جری فقرے کے آخر اوں گو، ئیں گی وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔
وا اسکول جئے گی

she will go to school

ہم کپڑا دھواں ہاں گا
اس میں منفی جملہ بنانے کے فاعل کے بعد نہیں یا نا لگایا جاتا ہے اور فعل میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔
وا اسکول نہیں جاسیں گی
ہم کپڑاں نہیں دھواں گا
کیا ہم اسکول جاں گا
کیا ہم کپڑا دھواں گا
کیا وا اسکول نہیں ئے گی
کیا ہم کپڑا نہیں دھواں گا

جائے گی بھی بولا جاتا

۲: فعل مستقبل جاری

Present Continues Tense

اس میں فقرے کے آخر میں رہیا، رہی ہے، رہیاں، ہاں، رہی ہیں وغیرہ استعمال ہوتا ہے یا پھر لگوں لگے لگاں کا استعمال کیا ہے زیادہ تر اسی طرح بولا جاتا ہے۔

They Will Be Playing Foot Ball

وے فٹ بال کھیڈ تاویں گا

یا

وے فٹ بال کھیڈ رہیاویں گا

ہوں محنت کرتوں ووں گو

ہم اسکول جارہیاواں گا

وے اسکول جارہیں ویں گی

نوٹ: یہاں فعل حال جاری اور حال استمراری کی طرح لگا، لگی، لگاں، لگیں کا استعمال رائج نہیں۔

نفی بنانے کے فعل معاون کے بعد نہیں یا نا لگایا جاتا ہے

ہوں فٹ بال نہیں کھیڈ تو ہوسوں

یا

ہوں فٹ بال نہیں کھیڈ رہیو ہوسوں

ہوں محنت نہیں کر رہیو ہوسوں

استفہامیہ کے کیا شروع میں لگایا جاتا ہے اور استفہامیہ منفی کے بدستور فعل معاون

کے بعد نہیں جیسا کہ اوپر فقروں میں وارد ہوا ہے۔

۳: فعل مستقبل استمراری: Future Perfect Tense

اس میں فقروں کے آخر میں اردو کے چکے کے بجائے رہیو ہوسوں رہیا واں گا وغیرہ آتے ہیں۔

وے روٹی کھا رہیا ویں گا

They will be eating food

واہ دِلی جا رہیی وے گی

Going to Delhi She will be

طور سے پتہ چلتا ہے

ہوں اپنو کم ختم کر رہییو ہاں

منفی فقرے

وے روٹی نہیں کھا رہیا ہیں

وا دلی نہیں جا رہیی ہے

وے روٹی نہیں کھا رہییا ہیں

۴: فعل مستقبل جاری

Future Perfect Continous Tense

اس میں وقت خاص سے فعل کا شروع ہونا اور اس کے کے باقی رہنے کا اثر ملتا ہے۔

وے سویرے دوں کھیڈتا ویں گا

گوجری میں مقررہ وقت اور مدت کی کوئی قید نہیں یعنی یہاں since and for کا جھمیلا نہیں۔

واسویرے دوں روتی وے گی

واپنج منٹ تیں روتی وے گی

ناممکل اجراکااظہار:

Expression of unmatured and incomplete action:

اس صورت میں فعل یا عمل سرزد یا مکمل نہیں ہوا ہوتا لیکن اسکا ارادہ یا خواہش کا اثر ملتا ہے۔

ہوں جان آلو تھو

ہوں تائیاں ماں پانی لان آلو ہاں

وہ جان آلو ہے

فعال اور غیر فعال آواز:

Active and Passive voice

احمد ماس نیں کھاسیں (فعال)

احمد دوں ماس نیں کھادو جاسیں (غیر فعال) یا

احمد دوں ماس نیں کھائے جاسیں (غیر فعال)

کریم نے بوٹو کپیو (فعال)

کریم دوں بوٹو کپیو گیو (غیر فعال)

ہوں مہیں نیں چارتو (فعال)

میرو دوں مہیں نیں چارن ہوتیں (غیر فعال)

میں کاپی پاڑی (فعال)

میرا دوں کاپی پھٹی (غیر فعال)

میں وہ پے چھوڑیو ہے (فعال)

وہ میرادوں پہچّیو ہے (غیرفعال)

وہ گلاس توڑے ہے (فعال)

اس دوں گلاس ٹُٹیں ہیں (غیرفعال)

ہوں نیں لیتو (فعال)

میرادو نیں لین ہوتو (غیرفعال)

متعلق فعل adverb

ایسے الفاظ جو فعل کو متعلق فعل میں بدل دیتے ہیں۔

ہن* رات پے گئی

اس اچانک* نے کار روک لی

وہ آستہ* چلے تھو

بنیادی متعلق فعل/الفاظ

مکانی

بُن(down)

ہیٹھ(below)

ور(on)

مقصدی(purposive)

کیوں، کے

ماخوذات متعلق فعل

Derivatives of adverb

اُپروں یعنی اوپر کی طرف سے

ہیٹھوں یعنی نیچے کی طرف سے

اِتّوں یعنی یہاں سے

اندروں یعنی اندر کی طرف سے

اُتّوں یعنی وہاں سے

کِتّوں یعنی کہاں سے

وقتی (temporal) متعلق فعل الفاظ

اج، پلک، پرسوں، ہُن، سویلے،

derived verbs / ماخوذ متعلق فعل

نزدیک/ دور/سوالیہ/نسبتی

اِت/ اُت/ کِت/ جت

اِنگا/ اُنگا/ کِنگا/ جنگا

تد/کد/ جد

اِس را/ اُس را/ کِس را/ جس را

ی، ے اور ا پر ختم ہونے والا بعض متعلق فعل الفاظ

پچھلے، جلدی، دیہاڑے، کدے سویلے، آرارلے، سرے، ہُنے، پاسے، اجے، اگے، پارلے، کدے

اجا، پیلا، اُفراں

مرکب متعلق فعل

انگا اُنگا

چھٹ اک

چھٹ کڑی

ایتکی بریا

پرسال

بلیں بلیں

فٹو فٹ

کڑی کڑی

تاولو تاولو

اِت اُت

صفت اور متعلق فعل کی مشترکہ صورتیں

مثلاً خاصو، چرکو، تاولی، ڈِنگ پھڑنگو،

جزویہ/ لاحقہ emphatic particle

کوئی ایسا لاحقہ جو اصل قول یا بیان کا اہم حصہ نہیں ہوتا البتہ اسکا صرف کوئی صرفی مقصد ہوتا ہے۔

میرو پات گھر ہی جئے لگو

وہ میرو پوت ہی ہے

ہی یا ای

دراصل صفات افعال یا فعلی participles بھی انہی کے قبیل ہیں

ہوں جاؤں گو

وے جائیں گ

یہاں جا کے ساتھ وَں اور ئیں صفات فعلی ہیں۔
ایسے کئی جزو یے فعل کے کے علاوہ اسم اسم ضمیر اور متعلق فعل کو بھی تبدیل کر دیتے ہیں۔

منفیایت:Negatives

گوجری میں منفی بنانے کے کئی قاعدے ہیں۔زیادہ تر نہیں یا نہ کا سابقہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

زبان ناں نا سمجھتا وی ہم سنگ راں

اس کے علاوہ لفظ مدے یا متے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اگ کولے متے جا تو وے

حروف عطف:connectives

جو دو جملے دو حصوں کو ملاتے ہیں۔

ہوں دے احمد بزار گیا تھا

ہو اس نا ملن گیو تھو ور وہ مناں نہیں لبھو

ایسے ہی اور الفاظ مثلاً یا اور جے، جے دے، جے تاں، وغیرہ

جے وے آیا تاں ہی ہوں جاوَں گو

فعل کی مزید صورتیں:

فعل امر کی گردان

میں بولوں/ ہم بولاں/ ہوں بولوں/ ہم بولاں/ واہ بولے/ وے بولیں

اسی طرح تم بولو اور وے بولیں کی گردانیں مکمل کی جا سکتی ہیں

ماضی شرطی یس تمنائی

گوجری گردان:

ہوں بولتو/ ہم بولتا/ ہوں بولتی/ ہم بولتیں/ وابولتی، وے بولتیں

کبھی کبھی اگر لگانے سے بھی فعل شرطی بنایا جاتا ہے

فعل شکی یا احتمالی:

جس میں فعل کے متعلق شبہ ہوتا ہے

میں کرتا ہوں گا/ ہم کرتے ہوں گے وغیرہ (اردو)

ہوں کرتو ووَں گو/ ہم کرتا واں گا/ تو کرتی وے گی/ تم کرتی ویں گی/ وہ کرتو وے گو/ وے کرتا ویں گا۔

فعل امر:

اس میں حکم ہوتا ہے عموماً مصدر کے آخری حروف کو گرانے سے فعل امر بنتا ہے۔

جیسے کرنا سے کر، جانا سے جا،

تو متعلق فعل اور فعل معروف ومجہول کا ذکر پہلے ہو چکا ہے تاہم گردان

Demonstrative Proximate

اردو

اب/ یہاں ادھر/ یوں/ ایسا/ اتنا

گوجری

ہُن/ انگا، اِیاں/ یوہ/ ایسو/ اتنو

Demonstative Remote

اردو گردان

وہ/ تب/ وہاں/ ادھر/ ووں in that way/ اُتنا

گوجری

وُہ/ تد/ انگا/ انگا/ اُس را/ اُتنا

interrogative

گردان

کون/ کب/ کہاں/ کدھر/ کیوں/ کیسا

گوجری گردان

کون/ کد/ کت/ کنگا/ کنگا/ کیوں/ کس را کا

relative

جو/ جب/ جہاں/ جدھر/ جیوں/ جیسا

گوجری گردان

جو/ جد/ جت/ جنگا/ جس را/ جیسو

حروف عطف:Conjuctions

اگر/ اور/ بلکہ/ بھی/ تا کہ/ پھر/ جو/ کہ/ لیکن/ مگر/ نہیں تو/ ورنہ/ ہنوز/ یا وغیرہ

گوجری مماثل:

اگر/ ہور/ بلکہ/ وی/ تاں کے/ فِر/ جو/ کہ/ لیکن/ مگر/ نہیں تے/ ورنہ/ اجاں/ یا وغیرہ

فجائیہ:interjections

افسوس/ واہ واہ/ خبردار/ شاباش/

ہائے/ وغیرہ

افسوس یا ابسوس/ بھلّے بھلّے/ خَوردار/ شاواوغیرہ

[illegible]3

گوجری نحو

علم نحو میں جملوں کی ساخت سے بحث کی جاتی ہے، اردو کی طرح گوجری میں بھی فاعل یا اس کے ضمائر پہلے آتا ہے۔

احمد نے اس کو آواز دی۔ (اردو)

احمد نے اس ناں آواز دتی۔ (گوجری)

گوجری میں اردو کے برخلاف بعض صورتوں جیسے واحد متکلم میں فعل لازم کے ساتھ ''امدادی فعل'' نے نہیں لگایا جاتا۔

میں نے رقعہ بھیج دیا۔ (اردو)

میں چٹھی بھیج دتی۔ (گوجری)

لیکن باقی سب صیغوں میں بدستور اردو نے آئے گا۔

احمد نے سلیم کو مارا۔ (اردو)

احمد نے سلیم مار یو۔ (گوجری)

یہاں اُردو اردو کے برخلاف 'کو' کا متبادل ''ناں'' نہیں استعمال کیا جاتا۔

جب فعل کا ایک ہی مفعول قریب بیجان ہو تو اس کے ساتھ علامت کو (گوجری میں ناں) نہیں آتا۔

بکری پانی پیتی ہے ۔(اردو)

بکری پانی پیئے ہے ۔(گوجری)

حالت اضافی میں:

احمد کا گھوڑا

گھوڑا مضاف الیه

گھوڑے نے اس کے لات ماری ۔(اردو)

گھوڑا نے اس کے لت ماری ۔(گوجری)

محاورہ گوجری میں بھی اسی طرح درست ہے،کو (گوجری میں ناں) کا محل نہیں ۔

حالت انتقالی:

وہ مدرسہ سے گھر آیا۔

یہاں حالت انتقالی مقدم ہے اور گھر موخر۔

وہ اپنے کئے سے بہت نادم ہوا۔(اردو)

وہ اپنا کیا ور شرمندو ہوؤ۔(گوجری)

کبھی مفعول پر فعل سرزد ہوتا ، افعال متعدی المتعدی یا متعدی بالواسطہ میں صورت فاعلی ہو جاتی ہے۔

اس نے مجرموں کو ہاتھی سے کچلوایا۔(اردو)

اس نے مجرماں ناں ہاتھی کولوں لتاڑ وایو۔(گوجری)

میں نے روٹی سالن سے کھائی ۔(اردو)

میں روٹی سلونا نال کھادی ۔(گوجری)

نوٹ: ظرفی اور مکانی صورتی میں سے (تیں) کی جگہ کولوں اور نال استعمال ہوا ہے ۔

حالت ظرفی کا اظہار میں (ما) اور پر (ور یا اپر) سے کیا جاتا ہے ۔لیکن کبھی محاورہ میں استثنائی صورت پیدا ہو جاتی ہے ۔

وہ ہوش میں آیا ۔(اردو)

وہ ہوش

کبھی وقف بھی جملہ کو با معنی بناتا ہے ۔

اپنا اپنا ہے پرایا پرایا

اُٹھو، مت بیٹھو

کبھی کبھی واحد کو تعظیماً جمع لکھا جاتا ہے ۔

جیسے وہ آئے تھے

ضمائر استفهامیه

کیا بیوقوف ہے ۔(اردو)

کیسو بیوقوف ہے ۔(گوجری)

فعل حالیه

اگر حالیہ اور فعل کا فاعل ایک ہے تو اُردو میں حالیہ جنس وتعداد میں فاعل کے مطابق ہوتا ہے یعنی آ کے ساتھ اور گوجری میں ''تو'' وغیرہ کے ساتھ ۔جیسے:

وہ دوڑتا ہوا آیا ۔(اردو)

وہ دوڑتو ہویو آیو ۔(گوجری)

جب حالیہ کا تعلق کسی اور اسم سے ہو تو 'ے' کے ساتھ آتا ہے ۔ یہاں گوجری میں

دوسری صورت ہے۔

وہ سر نیچے کئے ہوا آئے۔(اردو)

وے سر بناں کیا ہویا آیا۔(گوجری)

حالیه معطوفه

حرف عطف کے معنی فعل میں شریک ہوتے ہیں۔

وہ نہا کر سو گیا۔(اردو)

وہ نہا کے سو گیو۔(گوجری)

تجاهل عارفانه

یعنی کسی کو جان بوجھ کر پوچھنا

جیسے کسی کو لکھتے ہوئے دیکھ کر پوچھنا کہ کیا کر رہے ہو۔

(قواعد اردو بابائے اردو مولوی عبدالحق)

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

غالبؔ

گوجری میں جاوید سحر کا ایک شعر دیکھیں:

ہائے او میریے مائے تیرو غُصو وی کے غُصو اے

پتھراں اندروں تال گے چایو، مارن دوڑی ڈِل گے نال

جاوید سحر

مفعول بعید کی مثال

اس حالت میں فعل ہونا کے ساتھ ایسے کام کو ظاہر کرتا ہے جواب فوراً ہونے والا ہے۔

وہ جانے کو ہے

وہ کہنے کو ہے

یعنی

وہ جان آلو ہے

وہ کہن آلو ہے (گوجری)

اسم فاعل

یہ وہ اسم ہے جو فعل سے بنتا ہے اور اس کے معنی کام کرنے والے کے ہوتے ہیں۔

گوجری میں اسم فاعل

ہار، آلا (والا) آلی (والی)

جان وغیرہ لگانے سے بنتے ہیں۔ جیسے

جان ہار، چلن ہار، پنڈ آلو یا پانڈی

مضارع

حال شرطیہ بھی مضارع ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مضارع سے امکانی حالت معلوم ہوتی ہے اور حال سے واقعی۔ مثالیں

بادل برسے تو کھیت ہرا ہوتا ہے۔ (مضارع)

بادل برستا ہے تو کھیت ہرا ہوتا ہے۔ (حال)

بدل برے تاں کھیت ہریووے۔ (گوجری)

بدل برے تاں کھیت ہریووے۔ (گوجری)

گوجری میں حرف شرط تو کا مماثل "تاں" ہے ہر دو صورت میں "ہے" حذف کر دیا جاتا ہے۔

اگر وہ آئے تو آنے دو۔ (مضارع)

اگر وہ آتو وے تاں آن دیو۔ (گوجری)

اگر وہ آتا ہے تو آنے دو۔ (حال)

اگر وہ آتو وے تاں آن دیو۔ (گوجری)

اردو گوجری میں امدادی فعل ابتدا میں آتے ہیں۔ جیسے

وے آپہچیا

وے لے نٹھا

حروف ربط

یہ اسما یا ان کے ضمائر یا تمیز فعل کے بعد میں آتے ہیں۔ مثال:

بد تیں بچو

نیک نال ملو

اس سے ملو

بلیں جے نکل جاؤ

سے کے گوجری مماثل "تیں" کا بیان

تیں یا توں کسی شے کی ابتدا کو اسکے ماخذ کو ظاہر کرتا ہے

کبھی ابتدا بہ لحاظ مکان

مثلاً

زمیں اشمان تک

کتوں لے کے کت تک

ہوں سویلے توں ات بیٹھو وی ہاں

مقابلہ کی صورت میں

ہوں اس تیں بڑو ہاں

وہ اپناوعدہ تیں پھر گیو

مدد یا استعانت کی صورت میں

اردو کے برخلاف گوجری میں دیگر مماثل ''نال''اورسنگ وغیرہ کیئے جاتے ہیں۔

اس نے مجھے ڈنڈے سے مارا(اردو)

اس نے مناڈنڈانال ماریو(گوجری)

چنگیز نےزورزبردستی سے کئی ملکوں پرقبضہ کرلیا۔(اردو)

چنگیز نےزورزبردستی نال کئی ملکاں ورقبضو کرلیو۔(گوجری)

ہم اپنا کام شوق سے کرتے ہیں۔(اردو)

ہم اپنوکم شوق نال کراں۔(گوجری)

لفظ تک یاتوڑی

سر تیں پیر تک یا توڑی

پر کا گوجری مقابل ''ور'' ہے۔

یہ او پر کامخفف پرہوا پھر پر سے ورہوگیا۔

دہلی شہر دریائے جمنا پرواقع ہے۔(اردو)

دہلی شہر دریائے جمناور ہے۔(گوجری)

نزدیک کامماثل نزیک ھے یانزدیک

ہی بعینہ ہی استعمال ہوتا ہے۔

میں کاماثل ''ماں یاما'' ہے،کبھی بچ سے بدل دیا ہے۔

صندوق میں کیا رکھا ہوا ہے۔(اردو)

صندوق ماں یا وچ کے دھریووی ہے۔(گوجری)

حروف تخصیص:

ذرا سنو تو سہی۔(اردو)

ذرا سنو تے سہی۔(گوجری)

تکرار الفاظ:

اس کی بامعنی صورتیں بھی ہوتی ہے

ڈالی ڈالی ور یعنی ہر ڈالی ور

گھر گھر عید ہے

ملک ملک کا لوک

وغیرہ

کئی بار بے معنی تکرار ہوتا ہے۔

جیسے بے فضول

یہاں بے غلطی ہے۔

سیب کے درخت کی شاخوں پر پھل لگے ہیں۔(غلط فقرہ)

سیب کی شاخوں پر پھل لگے ہیں۔ یا شاخوں پر پھل لگے ہیں۔(درست جملہ)

سیب ایسا قرینہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سیب ہی کا پیڑ ہے۔ پہلے جملوں میں تاکید واقع ہوا ہے۔

brevity is the soul of wit

بقول شیکسپیئر

اختصار ہی اعجاز ہے۔

کامل فقرہ

ہر بامعنی جملہ فقرہ کہلاتا ہے ۔کامل فقرہ وہ ہے جس میں مبتدا اور خبر دونوں موجود ہوں۔فعل ناقص جسے ربط بھی کہتے ہیں ۔مبتدا اور خبر کے ملانے کے لئے آتا ہے۔

مبتدا کی توسیع بھی ہوتی ایسی صورت میں صفت اسم سے پہلے آتی ہے۔

یہ بڑی مصیبت ٹل جائے تو میں چین سے کام کروں۔

یہ خوبصورت تصویر ملکہ کی ہے ۔(اردو)

یاہ خوبصورت تصویر ملکہ کی ہے ۔(گوجری)

خبریہ جملے میں صفت اسم کے بعد آتی ہے۔

یہ بچہ بڑا چالاک ہے ۔(اردو)

یو جاتک بڑو چلاک ہے ۔(گوجری)

حالیہ میں صفت پہلے آتی ہے

اجڑا گاؤں اڑتا پرندہ وغیرہ

اجڑیو گراں ،اڈتو پرندو وغیرہ

جب فاعل ضمیر جمع ہو تو ضمیر مذکر ہوتا ہے۔

زینب نے مجھ سے کہا اب ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتے ۔(اردو)

زینب نے کہیو ہن ہم اِت نہیں رہ سکتا۔(گوجری)

میاں بیوی خوش تھا۔(گوجری)

بعض دفعہ تذکیر وتانیث کا فیصلہ بعد والے حرف پر ہوتا ہے۔

مہاری ہٹی تی گھر بک گیو۔(گوجری)

مہاروگھرتے ہٹی بک گئی۔ (گوجری)
چاچو بھتیجو گل کریں تھا۔
چاچو بھتیجو کھل پیا۔

مرکّب فقرہ

وہ سمان جمع کرتو رہیو فر اچانک ٹُر گیو۔ (گوجری)
ہوں آیو تے وہ چلو گیو

جملہ تردیدیہ:

ورنہ، نہیں تے، خواہ یا مرضی ہے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔۔
اتوں چلیو جا ورنہ میرا جسو برو کوئے نہیں ہون لگو۔ (گوجری)
مرضی ہے آیا نہ آ

فقرہ استدراکیہ

ایسا فقرہ جس میں پہلے بیان کی توضیح یا تنقیح ہو۔
وہ چنگو آدمی ہے لیکن اس بار اُس نے چنگو نہیں کیو۔
وہ ساتھی ہے ور مصیبت کو۔

نہیں لفظ کا بیان

جس طرح اردو میں نہیں لفظ شاعری میں وزنی رعایت سے نیں یا نہ لکھا جاتا ہے، ایسے ہی گوجری میں لکھا جاتا ہے، ایسے ہی مناں ن مشدد اور غیر مشدد سے لکھنا روا ہے۔

جملہ مُعلّلہ:

جس کے دوسرے حصے میں علت یا وجہہ بیاں کی ہوتی ہے۔
اگر وہ اج آیو تے ٹھیک نہیں تے عمراں کی جدائی وے گی۔

تمیزی فقرے:

جوں جوں اور جیسے جیسے

جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا گیا اس کا علم بھی بڑھتا گیا۔

جوں جوں میں اسے سمجھاتا تھا وہ اور بگڑتا تھا۔

گوجری میں جیسے جیسے کا مماثل جیسو جیسو یا جیسا جیسا (جمع کی صورت) ہیں اور جوں جوں کو جیوں جیوں ہی بولا جاتا ہے۔ گوجری اور اردو کے نحو میں خاص فرق نہیں افعال میں معمولی سے تغیر پایا جاتا ہے۔ لہٰذا نحوی قواعد چھوڑ دیے گئے ہیں ان میں اردو نحو کے مطابق ہی زبان میں تصرف ہوگا۔

جو کا گوجری متبادل جھڑا ابھی مستعمل ہے کونسا کا کھڑا

گوجری کی الگ سے لپی کی ضرورت ہی نہیں۔ بعض حروف کی مکتوبی شکل کے لئے مثلاً نالؕ ہنؕ وغیرہ پر الٹی جزم درکار ہے اور معکوسی اصوات والے الفاظ (ے) سے لکھے جاتے ہیں۔ بعض الفاظ جیسے ترؕ وگھرؕ وغیرہ لکھے جاسکتے ہیں تاکہ ان کے اور ان کے ہم آواز میں فرق واضح ہوسکے۔ مثلاً دھرَ و، کھرَ ؕ وغیرہ سے الٹی ساکن شاہ مکھی پنجابی کی طرح اس کے لئے اردو لپی کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

✦ ✦ ✦

اسمٰعیل ذبیح کی گوجری شاعری کا عروضی مطالعہ

اسمٰعیل ذبیح برصغیر کے مانے ہوئے عالم ہوئے ہیں۔ ہجرت کر کے موضع ساکھ میرپور چلے گئے اور گوجری شاعری کے بنیادگذاروں میں سے ایک ہیں۔ شاعری کا آغاز ۱۹۴۷ء کے آس پاس ہوا، ممتاز عالم دین ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی مادری زبان گوجری کو نہیں بھلایا۔ بیشک ان کے ادبیاتِ گوجری کا معیار و مقام تعین کرتے ہیں۔ سوز و گداز نغمگی انکے کلام کا بنیادی وصف ہے۔ انکے منظوم خطوط جو چودھری حسن دین کے نام لکھے ہیں، منظوم خط نگاری کا نمونہ ہیں۔ انہوں بیس رکنی بحر میں بے مثال سہ حرفی کہی ہے۔

الف اللہ کو واسطو جا قاصد، میرا یار نام میرو پیغام دے آ
میری روح تے جان حیران طرفوں، ہنھ کے ہتھ سلام کلام دے آ
کہنو رکھنو یاد پردیسیاں ناں ، قسم واسطو رب کو نام دے آ
ذبیح یار ناں اک حقیر تحفو ، میری زندگی عمر تمام دے آ

پہلے شعر کی تقطیع یوں ہے:

الف، فَعَل
ال لا، فِعلُن
کو وا، فِعلُن
سطوجا، فَعُولُن
می را، فِعلُن
یار، فاع (فِعْل)
نَ مے رو، فَعُولُن
سلام، فَعُول
دے آ ، فِعلُن
میری روح تے جان حیران طرفوں
می ری، فِعلُن
روح، فاع
تِ جان، فَعُول
طرفو، فِعلُن
بن کے، فِعلُن
ہت سَ، فِعْلُ
لامک فِعلُن
لام، فاع
دے آ فاع
کہنو رکھنو یاد پردیسیاں ناں، قسم واسطو رب کو نام دے آ

کہ نو، فعُلُن
رک نو، فعُلُن

یاد، فاع
پردے، فعُلُن

سیانا، فعولن
قسم، فَعَل

واس، فاع
ڈُرَپ کو، فعولن
کونا، فعُلُن

مدے آ فعولن

ذبیح یارناں اک حقیر تحفو،
میرِی زندگی عمر تمام دے آ
ذبی، فَعَل

یار، فاع
نااک، فعُلُن

حقی رفعول
تح فو، فعلن
می ری، فعُلُن

زن د فاع
گع مر فعُلُن

تمام فعول
دےاہ فعلُن
نون ، ندی تیں جس طرح نہر نکلیں،پانی ندی کو ہی آئے ساریاں ماں
یافر کسے درخت کی کھنڈیں ڈالیں ،پوہچے رس جڑ کی ساری ڈالیاں ماں
اسے طرح جگ ماں جتنا آدمی ہیں،بھائی بھائی ہیں گُل رشتہ داریاں ماں
ذبیح ہیں اولاد اک باپ ماں کی، اُچی ذات کائے نیں گوری کالیاں ماں
آخری مصراع بروزن
فعلن ،فعول، فعلن، فعلن ،فعولن
اسمٰعیل ذبیح کے بارہ ماہیہ فراقیہ بھی ندرت بیان کا نمونہ ہیں ۔ غزل کے دوشعر:

زمانو ہوؤ محبت تیں خالی
محبت کی جا نفرتاں نے سنبھالی
چھڑو رنگ ہی رنگ رہیو پھُلاں ماں
نہیں آتی واہ پہلاں کی خوشبو مثالی

فعولن فعولن فعولن فعولن
فعولن فعولن فعولن فعولن

اپنے قبیلے کا تعارف یوں کراتے ہیں:

گجر قبیلو گوت میری، ہے چیچی پٹنو ال
تاریخاں تے بڈکاں کی جا لکھی لکھنوال
ہے گجرات پنجاب ماں ہی یوہ لکھنوال مقام

کتنا چیچی کھنڈیا اتوں جا جا کیو قیام
لکھنوال تیں بڈکو مھارو گیو کے پٹن لنگ
اُس کی نسل تیں آخر اک، چلے گیو پتلنگ
اس نے ات بسائی بستی، کی پتلنگ آباد
اسے جا میں اج وی بسے، اس کی آل اولاد
ہوا ہم پٹن کی نسبت تیں چیچی پٹنو ال
دادا لکھن کی نسبت تیں بنیا لکھنوال

تقطیع/وزن

گجر قبیلو گوت میری، ہے چیچی پٹنو ال

آہنگ/ وزن
گج جر، فعلن
قبی لو، فعولن
گوت، فاع
می ری، فعلن
ہے چے، فعلن
چی پ، فاع
ٹن وا، فع لن (ل ساکن ثانی وزن میں شمار نہیں کیا جاتا)۔

✦✦✦

رانا فضل حسین کی شاعری کا عروضی مطالعہ

رانا فضل حسین نے گوجری شاعری میں زیادہ تر میاں محمد بخش کی سیف الملوک کی زمینوں کا استعمال کیا ہے ۔ یہ بحر چودہ رکنی ہے، ہر مصرعہ شکستہ ہوتا ہے ۔ چار ارکان کے بعد وشرام یا سکون لازم ہے ۔مصرعہ کے دوسرے حصہ میں تین یا اڑھائی رکن ہوتے ہیں، عروضیوں نے اسے متقارب کا آہنگ بتایا ہے لیکن کچھ اشکال درپیش آئے ہیں ۔

گوجری شاعری میں تسکین اوسط اور تخنیق یا تحسبیق کا استعمال بکثرت ہوتا ہے ۔

تسکین اوسط جب ایک ہی رکن کے اندر لگا تار تین تا زائد الفاظ متحرک آ جائیں مثلا فَعِلُنْ تو درمیانی ''عِ'' حرف کی حرکت گرادی جاتی ہے۔ اب اس کی صورت فِعْلن ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں ہم وزن شمار کئے جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جب اراکین کے درمیان ایسی صورت ہو تو تخنیق کہلاتی ہے۔ سیف الملوک میں اس کی مثالیں عام مل جاتی ہیں۔

جب یہی صورت دو ارکان کے درمیان پیدا ہو اور کوئی متحرک (movent alphabet)، ساکن (quiescent) کر دیا جاتا ہے۔

ہک دن کرن شکار شکاری باری اند ر آیا
آ درخت گھنے دی چھاویں اُس نے ڈیرہ لایا

مصرعہ اول کی تقطیع:

ہک دن، فِعلُن
کرنش، فِعلُن
کارش، فِعلُن
کاری فِعلُن
باری، فِعلُن
اندر، فِعلُن
آیا فعلن

کرن شَکار رشکاری میں دو جگہ تخنیق کی صورت عیاں ہے۔

رانا فضل حسین کی عقیدتی شاعری کو اک طرف رکھتے ہوئے جب ہم ان کے فن پر نظر دوڑاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کے یہاں جزباتی زورشور یا گھن گرج زیادہ ہے۔ اغراق، مبالغہ آرائی، سست بندشوں کے علاوہ تعقید ان کی شاعری میں عام پائی جاتی ہے۔ تاہم عوامی حلقوں میں بہت مقبول ہیں۔

بعض خوبصورت اشعار:

تھارا ناں کی خوشبو سارے اللہ نے مہکائی
عرشیں فرشیں تے اسمانے، رہ ہبکار محمد

رانا فضل حسین

تارا، فِعلُن
نا کی، فع
خوشبو، فِعلُن
سارے، فِعلُن
ال لہ، فِعلُن
نے مِہ، فِعلُن
کائَ، فِعلُن
عرشی، فِعلُن
فرشی، فِعلُن
تے اس، فِعلُن
مانے، فِعلُن
رہ ہب فِعلُن
کارم (رَحُم) فِعلُن
حم مَد فِعلُن

لہو لہو لال رتی لہو رنگی، پھلاں بھری چنگیر
رَتی رَتی شام نواشاں رَتّی صبح سویر

رت رت برھے پھوہار ہمیشاں ، رَتّے رنگ کشمیر
کاسا دو اکّھاں کا سکھنا، لہو کا اتھروں کیر

رانا فضل حسین

لہولفظ گوجری میں پڑھتے وقت گرجاتی ہے،ایسے ہی عموماًیہ بشمول ع مکتوبی حیثیت رکھتا ہے۔

تقطیع

لولو فِعلُن

لال فِعلُ

رَتّی لوفعولن

رن گی فِعلُن

پُل فِعلُن

بَرِی فِعلُ

چن گی، فِعلُن

چودہ رکنی سیف الملوک والی بحر میں غزل:

کس کی یاد آئی ہڑھ چڑھیو،بانپھل بانپھل پانی
ست سمندر غرق اکھاں ماں سیجل سیجل پانی
شیشے آتھرواں کے تِلّوں ، نین رونا کل روتا
دُکھ کی رات اندھیری، ہویو کاجل کاجل پانی
آتھرواں ناں ٹھاک نہ کائے مُشک تے عشق چھپیں
پیار کرے اکھ چار تے ڈلھے، کُنڈل کنڈل پانی
پِھرن پَھرن کوئے آن رواوے،خواباں کے جگراتے
جھولی بھجی سجی سمیو آنچل آنچل پانی

دواَ ماوَ چشماں پھٹا نظر عشق نے لائی
ڈوب گیو غرقاب فضل ناں نیلے نمبل پانی
رانا فضل حسین

دو اشعار کی تقطیع:

کس کی یاد آئی ہڑھ چڑھیو، باپھل باپھل پانی
ست سمندر غرق اکھاں ماں سیجل سیجل پانی

کس کی
یادا، فِعلُن
ئی ہڑ، فِعلُن
چڑیو، فِعلُن
فِعلُن، فِعلُن
باپل، فِعلُن
باپل، فِعلُن
پانی، فِعلُن
ست س، فِعلُ
من در، فِعلُن
غرقک فِعلُ
کاما، فِعلُن

پَھرن پَھرن کوئے آن رواوے
خواباں کے جگراتے

تقطیع

فَز نف فِعلُن

رن کو فِعلُن

اِ آن فَعُول

رو اوے فعولن

خابا، فِعلُن

کے جگ، فِعلُن

راتے، فِعلُن

جھولی بجی سجی سمیو آنچل آنچل پانی

جھولی، فِعلُن

بج جی فِعلُن

سج جی فِعلُن

سم یو، فِعلُن

آنچل، فِعلُن

آنچل، فِعلُن

فِعلُن، فِعلُن

رانا فضل حسین کے بہت سے گیت مقبول ہو چکے ہیں۔ان کے علاوہ کئی غزلیں بھی سولہ رکنی بحر میں کہی ہیں۔مثلاً:

مصرعہ اول کا وزن فِعلُن، فِعلُن، فِعلُن، فِعلُن

فِعلُ فعولن، فِعلُ فعلُن (کل سولہ ارکان)

غزل کے دو اشعار:

ڳچ ڳچ بانبھل بانبھل پانی، نین ہویا بدلار اتیراں
کَن مُن رُت میرے کس کاری، ساون بوند پھوار اتیراں
درشن دیدرے عید عید نہیں ہوئی تاہنگ متی پڑھتی رہی
سہکیں نین سوالی میرا ترفے تڑفے پیار اتیراں

بحر ھندی/متقارب اثرم

متقارب مقبوض محذوف
فعل فعولن فعل فعولن

غزل

سلونی چھیڑ رکھی میں
فعلُ فعولن فعل فعولن

پیڑ پرائی سیڑھ رکھی میں
فعلُ فعولن فعل فعولن

سانجھو دردخمیر کو پیڑے
فعلن فعولن فعل فعول

مِٹی آپ اکھیڑ رکھی میں
فعلن فعولن فعل فعولن

صَبَر کا تندوتوڑ تروپا
فعلُ فعولن فعل فعول

دل کی سیڑ اُدھیڑ رکھی میں
فعل فعولن فعل فعولن

پھُر نے مٹھڑ الاڈ پھلیں گا

دور ہوتاں مُچ نیڑ رکھی میں
فعلُ فعلُن فعلُ فعولن

آس فصل پکرے گی اوڑک
فعلُ فعولن فعل فعولن

اوکھت آپ چمیڑ رکھی میں
فعلن فعلُ فعل فعولُن

✦ ✦ ✦

باب3

اسرائیل اثر کی گوجری شاعری
کا عروضی مطالعہ

اسرائیل اثر نے بہت سی گوجری غزلیں کہی ہیں ۔میں نے عروضی مطالعے کیلئے بعض غزلیں اور اشعار منتخب کیئے ہیں ۔گوجری میں اردو فارسی بحور میں طبع آزمائی تو بہت سے شعرانے کی لیکن کہیں کہیں عروض کے پابندی میں کسر رہ ہی جاتی ہے ۔لیکن یہ کیا کم ہے ان حضرات نے گوجری شاعری کا رُخ پلٹ دیا ہے ۔ممکن ہے کل گوجری زبان مزید ترقی کرے ۔

میرا اتھروں مدینے لے کے جایے
صبا غم کملی آلا نا سنایے
خدا ریجھے تے جبرائیل سھے
تیری صفتاں ناں کن گیتاں ماں گایے
یہ ٹیپا گُل تے ہر ذرہ نسیمے
درو اثنا محمد ناں پُہچایے

وزن

بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن مفاعیلن فَعُولن

تقطیع

مِرااترو، مفاعیلن

مدی نے لے، مفاعیلن

کِجا یے، فعولن

صبا غم کم، مفاعیلن

لِ آلا نا، مفاعیلن

سنا یے، فعولن

خدا رتجھے تے جبرائیل سھے

تری صفتاں ناں کن گیتاں ماں گایے

خداری جے، مفاعیلن

تجب رائی، مفاعیلن

لَسِہْ مے، فعولن

تری صف تا، مفاعیلن

نَ کَنْ گی تا، مفاعیلن

مَ گایے، فعولن

ظاہر ہے یہ نعت جامی سے متاثر ہو کر کہی نسیما کی جگہ صبا لایا ہے اور بحر بھی وہی ہے۔

نسیما! جانب بطحا گزر کن

زاحوالم محمد را خبر کن
برایں جانِ مشتاقم بہ آں جا
فدائے روضۂ خیر البشر کُن
قلم نا فخر تھو لکھتا نواں ناں کس کی سعادت کو
بھکم اک پے گئو کسریٰ کا محلاں ماں ولادت کو
زمیں تیں اٹھ کے راتو رات عرشِ اعظم ہو آیو
گنہگاراں کی کالکھ نا شفاعت کر کے دھو آیو
برابر ہو گیا عربی تے عجمی اس کی محفل ماں
نہ جھگڑو وچّا کالا کو رہیو ملّت کی منزل ماں
یہ اشعار شاہ نامہ اسلام حفیظ جالندھری کی طرز پر کہے ہیں
اور بحر بھی ہزج سالم مثمن ہی استعمال کی ہے۔
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تقطیع:

قلم نا فخ ، مفاعیلن
رَتو لک تا ، مفاعیلن
نوا نا کس ، مفاعیلن
کِ سا دت کو، مفاعیلن

آخری رکن میں ع کو گرا دیا ہے۔ ویسے بھی گوجری میں خالص عربی الفاظ کی ادائیگی ایک مسئلہ برابر ہو گیا۔

عربی تے عجمی اس کی محفل ماں
نہ جھگڑو چٹا کالا کو رہیو ملّت کی منزل ماں

اسرائیل اثر

یہاں گوجری میں عَجَمی کو تخنیق کے تحت عجمی بروزن فعلُن ہی پڑھا جاتا ہے اور ایسے ہی رہیو میں ''ہ'' کی حیثیت فقط مکتوبی ہے۔ جیسے اُردو میں کَیا کا وزن کا ہے لیا جاتا ہے گوجری میں ''رَہیُو'' کی ''ہ'' سرعت قرأت کے دوران گرجائے گی۔ اس لئے اس کا وزن ''ریو'' ہی ہے۔

اسی بحر میں اِیک اور غزل کا شعر

نہ پھلتیں آرزو میریں تے ارماناں کو کے ہوتو
یہ ہاسا معتبر ہوتا پریشاناں کو کے ہوتو

اسرائیل اثر

خدایا مدینہ کو باز ارد سیے
شمس الدین مہجور کے تتبع میں عمدہ نعت کہی ہے:

الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں
ہوں رحمت دو عالم کی بلیاں ناں دیکھوں

اسرائیل اثر

بحر متقارب مسدس سالم:

اقبال نے اسی بحر میں آفاقی پیغام دیا، گوجری میں شاعری نے ابھی وہ منزلیں طے نہیں کی ہیں۔

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

اسی بحر میں اسرائیل اثر کی ایک غزل:

مِرو دل لیو تھو دیاراں کے باندھے
پر اُس نے روائی ہزاراں کے باندے
خضر جس نے سکنو تھو سُک گئی ہے بوٹی
وے ساون کا بھرتا پُھو ہاراں کے باندھے

تقطیع:

خضر جس،فعولن
ن سِک نو،فعولن
تُسُک گی،فعولن
ہِ بُوٹی،فعولن

اسی بحر میں اسرائیل اثر کا ایک خوبصورت شعر۔

زمانو کوئے ہور تُہمت نہ تھوپے
مِری یاد کا پنچھی اُس رہ نیں جانو

اسرائیل اثر

بحرِ ہندی/متقارب مثمن محذوف

فعْل فعول فَعَل

پت جھڑ اڈاتی چلی، شاخاں کی آس ناں
آیو ہے کوئے پکھیروں، کس جھاس بھاس ناں

وزن

پرجڑ،فعلن

اڈاتی،فعولن

چلی،فعَل

شاخا،فعلن

کی آ،فعلن

سَنا،فَعَل

مصرع ثانی

آیو،فعلن

ہِکُوئے،فعولن

پکَیر وں،فعولن

کس جا،فعلن

سَبَاس،فَعُولُ

ما،فع

کس نے لائی کد تروڑی یوہ فسانو فِر کتے
پچّھاں مُڑ کے بھی نہیں تھا سے وہ زمانو فر کتے
اج تے نیناں باوراں نا ریجھ ہے تیرا دید کی
شرم کا پردہ ماں چنّاں منہ چھپانو فِر کتے

یہ کمال کی غزل ہے۔
اس کا وزن بحر رمل مثمن محذوف ہی ہے۔

تقطیع

اج تنے نا،فاعلاتن

باورانا،فاعلاتن

رِج ہتے را،فاعلاتن

دی دَکی،فاعلن

شرمَ کاپر فاعلاتن

دامَ چن نافاعلاتن

موچَپاَنو،فاعلاتن

فِرکتے،فاعلن

بحرِ ہندی/متقارب مربع مضاعف

فعلن فَعلُن فعولن فع

باغ ماں کِھڑ کِھڑ ہَسَن آلا،درداں کا بنجارا تھا
جا جا ٹھوکر کھان آلا بھی، الفت کا آوارا تھا
ساریں چوکیں پھر پھر دیکھوں، جا وفا کی خالی ہے
دا لگے تاں ٹہڈیں نظریں،حسَن کا طالب سارا تھا
ٹھنڈک دل کی کس رانجھی، جا داں کا گا پُچھ کے آ
لمیں راتیں سون نیں دیتا، کہئے وے دُکھ تھارا تھا
بیچیں جس ناں نالے سوداگر،اچّیں ڈھاکیں بستے شہر
کس ناسہی وے اکھاں بچوں کریا موتی مھارا تھا

سرگی ناں یوہ اثر دیوانو، اٹھ اٹھ کے کیوں روتو رہِ
اِہلِ دلاں کی نظراں کا کجھ شاید یہی اشارا تھا

پہلے شعر میں باغ کا غ ہندی پنگھل کے ''یتی''، یعنی وقف کے قاعدے کے تحت گرا دیا جاتا ہے۔

گوجری میں اسی بحر /وزن میں ایک غزل کے چند اشعار:

ہوں اپنی حسرتاں ناں اُس نا سنا رُنوں
وہ حسن کو بنجارو متاں ستا کے رُنوں
مہراں کی واہ روایت، کنگا گئی ہے خبرے
آزار میرو جا کے بیڑے شفا کے رُنوں
وہ قافلو ہی سارو جد لنگھ گیو کولا تے
ہستو نصیب میرو متاں جگا کے رُنوں
عمراں کو میرو دشمن دیکھے تھو کھوری نظریں
پر میری بے کسی پر وہ منہ چھپا کے رُنو

بحر متقارب کے آہنگ میں

نہ کر دل کا چھپیا وا زخماں ناں باندھے
کوئے لون چھنکے نہ بدلے وفا کے
خوشی کھسن آ لیا میرا غم بھی کھس لے
ہوں گھولی تیرا ناز تے ہر ادا کے

تقطیع

خوشی کس فعولن

نَ آلا فعولن
مِرا غم، فعولن
بِ کس لے فعولن
ہُکو لی، فعولن
تِرا انا، فعولن
زَ تے ہر فعولن
ادا کے فعولن

میری آہ کو رنگ کلیاں نے بنڈیو
گیو تھو میرو سوز نالے صبا کے
نہ کم آئے رندی نہ اِت ہوشمندی
ہوں نال اپنے لے جاؤں ناں بُلا کے
نسیم آکے پھلاّں کی جھنڈ کھول چلی
زمانہ نے سمجھی نیں لائق سزا کے

آخری شعر کے مصراع اولی کا وزن عربی عروضی قاعدے کے مطابق نہیں بلکہ اس میں ہندی پنگھل کا ''یتی''، یعنی وقف کی صورت میں حرف کا آخری ساکن لفظ وزن میں شمار نہیں کیا جاتا ہے۔عربی اردو عرض میں صرف آخری رکن میں ایسی صورت مباح ہے۔ ''کھول چلی'' آہنگ سے خارج ہے۔اسرائیل اثر نے چھوٹی بحر میں بہت سی غزلیں کہی ہیں۔

غزل

خوش تھی بُلبل پُھل کو اک انداز تھو
اُت بھی منّاں اپنا غم کو ناز تھو
سن نہ سکیا لوگ اس فریاد نا
جس کی نہ ماں زندگی کو راز تھو
ٹھہر جا او اتھرواں کی آرزو
راہ تیرا ماں پیار کو اک ساز تھو
فِر کلی نکھری جے کوئے دل ٹٹو
سن نہ سکیا تم بڑو آواز تھو
دیکھیو اِلّاں کی ٹولی ماں وہ کل
جھڑو دعویٰ ماں بڑو شہباز تھو
حسن چھپیو عشق ناں وی توں چھپا
کے محبت کو یوہ بائی لاز تھا
کس کی نیڑے کس کی منزل دور تھی
ایک تھو فرہاد اک ایّاز تھو
چھُٹ گیا کوڑا تے سچّا بدھ لیا
مصلحتاں کو اثر یوہ انداز تھو

یہ غزل بحر رمل مسدس محذوف کے مشہور وزن پر ہے۔ اسرائیل اثر نے اس وزن کو خوش اسلوبی سے نبھایا ہے۔

بعض اشعار کی تقطیع

سن نہ سکیا لوگ اس فریاد نا
جس کی نہ ماں زندگی کو راز تھو

سن نُسک یا، فاعلاتن
لوک اُس فر، فاعلاتن
یادَ ناں فاعلن
جس کِ نا، مافاعلاتن
زن دَ گی کو، فاعلاتن
رازَ تو گا، فاعلن

دیکھیو اِلّاں کی ٹولی ماں وہ کل
جھڑو دعوی ماں بڑو شہباز تھو

دے گَیَو اِل فاعلاتن
لاں کِ ٹولی فاعلاتن
ماوُ کَل فاعلن
جِہْ ڑُ دَ عْ وافاعلاتن
ما بَڑ وشَہْ فاعلاتن
بازتو فاعلن

دیکھیو اِلّاں کی ٹولی ماں وہ کل
جھڑو دعویٰ ماں بڑو شہباز تھو

اسرائیل اثر

ورساں کی ایک گذری گھڑی انتظار کی
حسرت گئی نہ کائے دلِ داغ دار کی
اُت قافلو ہی تھک کے تھو رہ گیو اثر
نیڑے جت آئی منزل اس جت ہار کی

(کلیاتِ اسرائیل اثر صفحہ:۴۷۳)

اس غزل کے باقی اشعار میں بعض اشکال درپیش ہیں۔ یہ اشعار بحرِ مضارع کے معروف وزن پر ہیں۔

ورساکِ، مفعول
اے کگُز رِفاعلات
گڑی اِن تِ مفاعیل
ظارَ کی، فاعلن
حس رت گِ مفعول
اِی نَکاےِ، فاعلات
دلِ داغ مفاعیل
دار کی فاعلن

اس سے ملتے جلتے اشعار:

کہہ دو یہ حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

بہادر شاہ ظفر

اسی بحر میں اسرائیل اثر کی ایک خوبصورت غزل کے دو اشعار:

چمکا گیا دِلاں نا ہنیر اکدے کدے
خوشیاں نا کھا گیا یہ سویرا کدے کدے
ہولیں خزاں ہلا ئیے تڑ فے نہ شاخِ پھل
ہوئیں تھااِت بہار کا پھیرا کدے کدے

یہ اشعار بھی بحر مضارع کے معروف وزن پر ہیں ۔ باقی اشعار اشکال اور طوالت کے خوف سے نہیں لے سکا۔

+ + +

ڈاکٹر صابر آفاقی کا
گوجری کلام اور عروضی تجزیہ

ہوں غماں کی پنڈ لے کے آئیو توڑوں کے کروں
اے دلا دس عشق ناں چھوڑوں نہ چھوڑوں کے کروں

لہو کی لذت ہے میرا شعرماں نیں شیر کی
مغز کی دن رات اوہڑی نچوڑوں کے کروں

عشق کے مہابے میرو دل شیر ہے بے خوف ہے
سینہہ کی ہوں اے سنگیو نلہڑی مروڑوں کے کروں

ہوں کھلوں تاں قافلو نکھڑے چلوں تاں تم ہٹو
تم ہی دسّو سنگیو بیسوں کہ دوڑوں کے کروں

گم گیو قوماں کا بن ماں لال صابر قوم کو
بوٹا بوٹا کے تلے پھر پھر کے لوڑوں کے کروں
صابر آفاقی

یہ معروف غزل بحر رمل مثمن محذوف کے معروف وزن پر کہی گئی ہے۔ گوجری زبان کے سینئر شعرا میں صابر آفاقی اور مخلص وجدانی کا کلام عروض کی کسوٹی پر مکمل طور پر کھرا اترتا ہے۔ ڈاکٹر صابر آفاقی کے علمی قد بہت بڑا ہے اور رہتی دنیا تک انکا نام زندہ رہے گا۔ اس کے دو خوبصورت اشعار کی تقطیع:

لوہو کی لذت ہے میرا شعر ماں نیں شیر کی

لہ وَ کی لذ فاعلاتن
ذَتْ ہمی را، فاعلاتن
شع رَ ماں نی فاعلاتن
شی رَ کی فاعلن
مغز کی دن رات او ہڑی نچوڑوں کے کروں
مغْ زَ کی دن، فاعلاتن
راتَھو ل او، فاعلاتن
ڑی نچوڑوں، فاعلن
عشق کے مھا بے میرو دل شیر ہے بے خوف ہے
عش قَ کے ما، فاعلاتن
مے رُ دِل اج، فاعلاتن
شی رہے، فاعلن

سینہہ کی ہوں اے سنگیونلہڑی مروڑوں کے کروں

سی کِ ہُوں اے، فاعلاتن

سن گیونل، فاعلاتن

ڑی مروڑوں فاعلن

نہایت ہی خوبصورت اور پر مغز اشعار ہیں ۔بحر متدارک کے مضاحفاتی تکرار کی خوبصورت مثال صابر آفاقی بہشتی نے قائم کی ہے۔

جُد صورت دس کے یار گیو
بُھل ہوں سارو سنسار گیو
اُس بے پرواہ نا بھلسوں نہیں
جھڑو دل ماں برچھی مار گیو
کوئے ڈُبّیو گھمن گھیراں ماں
کوئے تر کے ندیوں پار گیو
ہم جس نا بھولو سمجھاں تھا
وہ آخر ہم ناں چار گیو

بحر زمزمہ/متدارک مربع مضاعف

فعْلن فَعْلن فعْلن فَعِل

کہیں کہیں کوئی رکن فَعِلُن بھی ہوگیو ہے۔

جُد صورت دس کے یار گیو
بُھل ہوں سارو سنسار گیو

جد صو، فِعلُن

رت دس، فِعْلن
کے یا، فِعْلن
رَگیو فعِلُن
بُل ہوِ فعُلن
سارو فِعُلن
سن سا فِعُلن
رَگیو فعِلُن
کوئے ڈبیو گھمّن گھیراں ماں
کوئے، فِعُلن
ڈُب بیو فاعلن
گھمّن فَعِلُن
گے رما فاعلن
کویے فِعُلن
ترکے فِعُلن
ندیُ پا فاعلن
رگیو فَعِلن

یہ غزل بھی کھینچ تان کر اسی آہنگ پر پوری اترتی ہے۔

زمزمہ/متدارک مربع مضاعف
فَعِلن فعْلن فَعِلن فَعِل

3

اک جذبو لے کے جلیاں ماںھ
فر جوگی آیو گلیاں ماںھ
ہتھ مل مل گھسیا نوں میرا
اک لیک نہ رہی تلیاں ماں
تک تک کے دیدا ساڑ نہ تو
نیں بارش ہوتی ملیاں ماںھ
کے ڈِھّو سیانف آلی نے
جا شامل ہوئی جھلیاں ماں
کے جینو موا ماضی
کے ہمت ہڈیاں گلیاں ماںھ

صابرآفاقی

کے ڈِھّو سیانف آلی نے
کے ڈٹ فِعلُن
ٹوسیا فاعلن
نف آ فِعلُن
لی نے فِعلُن
جاشا فِعلُن
مل ہو، فِعلُن
ئی جل فِعلُن
یاما فِعلُن

تک تک کے دیداساڑ نہ توں

تک تک، فِعلُن

کے دی فِعلُن

داسا فِعلُن

ڑَن تُوں

نی با فِعلُن

رش ہو فِعلُن

مل یا فِعلُن

مخلص وجدانی اور دیگر شعرا کے اشعار کا عروضی مطالعہ

کون تھو مزمان ، اس کے نال آیو کون کون
اس نے بدیا کون کیو ٹھاک لیو کون کون

کس ناں پچھوں کون دسے آ یو گیو کون کون
اس کے ڈیرے کون آیو اس نے سدیو کون کون

کائے گل نیں یاد رہتی میرو مندو ہے دھیان
ایک میرو یار آیو ہور آیو کون کون

تھو شہالے سنگ کہڑو کون مہرے جنج کے
کون آگے گیو ڈولی نال گیو کون کون

گیت گان آلا تھا کہڑا پالکی ماں کون تھو
تھا کھڈ ہکل کون گتکہ کھیڈن آیو کون کون

ایک گھن یاداں کو آیو دل کی گہیٔ بس گئی
یاد ایک اک یار آیو یوہ نہ پچھیو کون کون

میری خو چارے نہ کی مخلص ہوں اُٹھ کے آ رہیو
میں نہ مڑ کے دیکھیو واز آتو رہیو کون کون

مخلص وجدانی

مخلص وجدانی جدید گوجری کے بلند پایہ غزل گو انکی زبان ہمیں میر تقی میر کی یاد دلاتی ہے گوجری میں اقبال عظیم نے غالب کی طرح مشکل لہجہ اپنایا جب کہ مخلص کی شاعری سہل ممتنع ہے۔ یہ معروف غزل بحر رمل سالم محذوف ومقصور ہے

اس بحر میں عمل تسبیغ جائز ہے یعنی فاعلن کو فاعلان یا فاعلات بھی بنا سکتے ہیں۔اس طرح اس بحر میں یہ دو وزن کسی بھی ایک شعر یا مختلف اشعار کے مختلف مصرعوں میں جمع کئے جا سکتے ہیں۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان (یافاعلات) اس وزن کو رمل مقصور بھی کہتے ہیں۔

تقطیع:

کائےگل نیں یاد رہتی میرومندو ہے دھیان
ایک میرو یار آیو ہور آیو کون کون

کائگَل نی، فاعلاتن
یادِ رہْ تی، فاعلاتن
مے رُمَنْ دو، فاعلاتن
ہے دِیَا ن، فاعلات

گیت گان آلا تھا کھڑا پالکی ماں کون تھو
تھا کھڈ ہکل کون گتکہ کھیڈن آیوکون کون

گی تگَانَا، فاعلاتن
لاتکِہْ ڑا، فاعلاتن
پَا لکِیْ ما، فاعلاتن
کونَتو، فاعلن (محذوف)

ایک گھن یاداں کو آیو دل کی گھئ بس گئ
یاد ایک اک یار آیو یوہ نہ پچھیو کون کون

تقطیع

اے گگَن یا، فاعلاتن
دا کُ آیو، فاعلاتن
دل کِ گہْ ئی فاعلاتن

بس گئی، فاعلن

یادَاے کِک ،فاعلات

یارِ آیو، فاعلات

یوُنیچ چو فاعلات

چوکونگون، فاعلات

مخلص وجدانی نے بحر ہندی متقارب کا استعمال بھی کیا ہے۔

مخلص یار پرانا لوڑے

پوہ مانہہ بچ پکھانا لوُڑے

دیہاڑی پھرتو رہیو مخلص

آئی رات ٹھکانا لوڑے

تقطیع

مخ لص، فعْلن

یار، فعْلُ

پرانا، فعولن

لوڑے، فِعلُن

پوہ فعْلُ

مابچ فعْلن

پکانا، فعولن

لوڑے، فِعلُن

تاڑی فِعلُن

پڑتو فِعلُن

رِہْ یوِ فعلُن

مخ لص پڑتو فِعلُن

آئی فِعلُن

رات، فِعْلُ

ٹکانا فعولن

لوڑے فعلن

مناں مندرو ہیر کے مخلص

اُچو ہوراشمان ہووٗ

مخلص وجدانی

وزن

منّاں، فِعلُن

مدرو فِعلُن

ہیر فعل

کِ مخ لص فعولن

اچ چو فِعلُن

ہورش فِعلُن

نَ ہواو فعولن

وہ دنیا کی الجھی ہے تانی کی تانی

ہے نیتو بھی اوہی تے واہی مدھانی

پکاؤں سبق اس کو ہوں منہ زبانی
کوئے اس کو تعویذ تھوپھ ہے دھکھانی

فعولن فعولن فعولن فعولن
فعولن فعولن فعولن فعولن

تقطیع

پکاو فعولن
سبق اس فعولن
کو ہومو، فعولن
زبانی فعولن
کُئے اس فعولن
کُتَع وی فعولن
زتُپ ہے فعولن
دَکانی فعولن

بحر متقارب سالم مثمن

اسی بحر میں شمس الدین مہجور کی مشہور نعت ہے۔

خدایا مدینہ کو بازار دسیے
تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پئیو
ہوں اپنی بے بسی ناں غماں نا بسار کے

اقبال عظیم

یہ شعر بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

وزن

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

تقطیع

تے راخَ، مفعولُ

یا لَنَے جے، فاعلاتن

ہسایوتِ، مفاعیل

ہس پلیو، فاعلات

ہواپ نِ، مفعولُ

بے بسی نَ، فاعلات

غمانابَ، مفاعیل

سارَکِ، فاعلات

جس نے چھپا کے رکھیا تھا اج تک گھراں کا راز
رشتاں کی واہ قمیض وی ہُن لیر لیر تھی

احمد شناش

اپنا نے تیرے نال کیو جوبرو کیو
کچا گھڑا ناں فر تیریں ہتھّیں تھما گیا

نسیم پونچھی

تقطیع

اپ نانِ، مفعولُ

تے رِن،فاعلات

کیوجوبُ،مفاعیل

روکیو،فاعلات

کچ چاگَ،مفعولُ

ڑانَ فِ تَ،فاعلات

رِہَت تی تَ،مفاعیل

ماگیا،فاعلات

عالم اروا تو جنت کا سفر ماں تھک کے میں
لنگھتاں لنگھتاں اس جہاں ماں دوگھڑی بس سیاہ لیو

(رفیق شاہد)

وزن:

فاعلاتن،فاعلاتن،فاعلاتن، فاعلن

✦✦✦

اقبال عظیم چودھری کی گوجری شاعری کا عروضی مطالعہ

نئے گوجری ادب میں اردو اور فارسی بحور کا استعمال ہونے لگا ہے ۔اس سلسلہ میں شمس الدین مہجور، اسرائیل اثر ،اقبال عظیم، صابر آفاقی مخلص وجدانی صابر آفاقی وغیرہ اچھی شاعری کی ہے ۔البتہ ایک مبیت اور سی حرفی صنفیں جو پنجابی ادب کے تتبع کی ہی ایک صورت تھی ۔سلطان باہو اور محمد بوٹا سائیں، خزمان چن سائیں قادر بخش وغیرہ کی دیکھا دیکھی گوجری میں وارد ہوگئیں ۔ یہ سلسلہ آگے بڑھا گوجری بیت سائیں قادر بخش ،نون پونچھی، اسمٰعیل ذبیح وغیرہ نے اس صنف کو خوب فروغ دیا یہ مقبول ترین صنف رہی ہے ۔اب اس کی جگہ رفتہ رفتہ غزل نے لے لی ہے ۔گوجری بیت بازی ابھی تک سلطان باہو اور محمد بوٹیا سے آگے نہیں بڑھ سکی ۔اب گوجری غزل میں اقبال عظیم کی حمد دیکھتے ہیں جس کے سب قوافی اردو کے ہیں ۔

انسانیت کی رب اَگے اَپِّیل ہوگئی
اک رات کالی نور ماں تبدیل ہوگئی

اسی طرح اقبال عظیم بے دریغ گوجری متبادل کے ہوتے ہوئے اردو الفظ استعمال کرتے ہیں۔لیکن انہوں نے پہلی دفعہ کامیاب شاعری کی ہے ایک عمدہ اور خالص گوجری نعت ملاحظہ کریں۔

اک نعت

ترو نکا واسطے گہلاں ماں اتھروں کیر تو ہو تو
ہوں اپنا بانہلاں کے نال بہاری پھیر تو ہو تو
مدینہ پاک کا لو کاں کو بھومی بن گیو ہو تو
مِرو ہر کھوٹ سچّی چھاننی ماں چھن گیو ہو تو
ہوں چاکر نوکراں کا چاکراں کو بن گیو ہو تو
وے میرا ہوگیا ہوتا ہوں اُن کو ہو گیو ہو تو
مدینے پاک جاتو قافلاں ناں ہیر تو ہو تو
تے اُڈتی خاک نا مُڑ مُڑ کلاویں گھیرتو ہو تو
ہوں کتنو سڑیو بلّیو جھُکیو یا رسول اللہ
ہوں پھٹّیو گڈُیو نالے کتنو دکھیو یا رسول اللہ

بحر/وزن

یہ معروف نعت بحر ہزج میں کہی گئی ہے۔شعر اول کی تقطیع یوں ہے

ترونکا واسطے گہلاں ماں اتھروں کیرتو ہوتو
ہوں اپنا بانہلاں کے نال بہاری پھیرتو ہوتو

ترو،کا،وا: مفاعیلن
سطے،گہِ ،لا : مفاعیلین

مَ اَثْ، رو: کے: مفاعیلن

رَتَو ،ہوتو: مفاعیلن

ہُ اَپْ، نا، با: مفاعیلن

پلاں، کے نا: مفاعیلن

لَ باری فے ،مفاعیلن

رَتَو ،ہوتو: مفاعیلن

ان شعروں میں کوئی جھول نہیں پڑھت کے دوران بعض الفاظ کے حروف علت اور وائے محذوفہ اور واو مکتوبی کے گرنے کے اصول بھی سمجھ میں آرہے ہیں۔ اسی نعت سے دو اشعار الگ لکھتا ہوں:

مناِں آساں کی میوہ دار ڈالی تھا گئی ہوتی

رنگیلو ہوگیو ہوتو وفا رنگ لا گئی ہوتی

مراداں کی عنایت کی ضمانت تھا گئی ہوتی

مناں لمیاں اڈیکاں کی چھمائیں تھا گئی ہوتی

اقبال عظیم

یہاں کچھ اشکال درپیش آرہے ہیں۔ اِمنّاں لفظ گوجری میں ن مشدد ہی تلفظ ہے جبکہ اقبال عظیم نے وزنی رعایت کے لئے مِیں ناں کر دیا ہے۔

چھمائیں لفظ معروف نہیں ممکن ہے کسی مخصوص علاقہ میں بولا جاتا ہو۔گوجری میں سَوَل سَوَلو وغیرہ سَپھل کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔اقبال عظیم اسکو سَپھل ہی استعمال کرتے ہیں جبکہ گوجری کے معروف لہجہ میں ''پھ'' نہیں بولا جاتا اگلے ہی مصرع میں انہیں احساس ہو جاتا ہے۔

شعر

تاہنگ سَپھل ہو جائے میری نیناں ناں تنویر عطا کر
ایک سَلّی تے سُلکھنی خواباں ناں تعبیر عطا کر

اقبال عظیم

یہاں اسی نعت میں جو انکی کلیات کے صفحہ ۳۰ پر موجود ہے۔اقبال عظیم نے سلکھنی بھاگ ،سپنو، جا گیر، ٹھیٹھ پنجابی اور اردو الفاظ کو گوجری میں استعمال کر کے گوجری میں وسعت پیدا کی ہے۔

غزل ''او کھےڑیا او کھا بندا''

بقل کو بگّل لکھنا درست نہیں

بیلا و یلا بھی لکھا جاتا ہے

چھاڑ بمعنی چھاں میں باندھا ہے

جبکہ چھاڑ جگہ کی قسم ہے جہاں دھوپ نہیں لگتی

غزل

آس کو بوٹو ہولیں ہوُلیں، چار چُفیری پھیلن دے
میری خاطر اشماناں کا ، دینہہ چن تارا مول نہ لاہیے

اقبال عظیم

یہاں لاہیے کا ''ہ'' محض مکتوبی ہے۔
فعَل فعولن فعلن فعلن،فعَل فعولن فعلن فع

بحر ہندی متقارب مثمن مضاعف میں کہا گئی یہ غزل بعض اشکال کو چھوڑ کر مثالی ہے

اس غزل کا وزن میر

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے

اقبال عظیم کا ایک اور شعر

ڈھیتو ، اٹھتو ، روگی، سوگی اپنی منزل مار لیوں گو
اپنو رستو سام مسافر، میرا مان تران نہ سایے
بولاں تیں کُسیان نیں جاسیں
ہجر فراق مخول نیں ہوتو

اقبال عظیم

فعلُن، فعلُن، فعلُن، فعلُن،
فعلُن، فعلُن، فِعلُ، فَعُولن
فعلُن، فعلُن، فِعلُ، فَعُولْ
فعْلُ، فَعُولُ، فَعُولُ، فعولن
فعلن فعلن فعْل فعول،
فعول فعول فعول فعولن

بحر ھندی متقارب اثرم مقبوض محذوف مضاعف

اردو میں بحر

میر کے علاوہ میرا جی نی کمال
مہارت کے ساتھ استعمال کی ہے

کیا ہی شکار فریبی پر مغرور ہے وہ صیاد بچہ
طائر اڑتے ہوا میں سارے اپنے اساریٰ جانے ہے
میر

جیون ریت کی چھان پھٹک میں سوچ سوچ دن رین گنوائے
بیرن وقت کی ہیرا پھیری پل آتا ہے پل جاتا
میراجی

+++

کتابیات

1:Liguistic and Sociolinguistic constraints on a standardised orthography for the Gujjars of South Asia by Wayne E. Losey

2:Gojri and Relationship with Rajasthani etc
by:JC Sharma

3:An introduction to Gojri Phonemes and Syllable Structure

4:Socio liguistic Survey of Hindko and Gojri
by Calvin R. Rensch

5:The Gojri Kaguage by
George Abraham Grierson

6 :The Gujjars vol. 3
and 5by Dr Javid Rahi

A Grammar of the Urdu or Hindustani Language. by John Diwson

7:Qawaid Urdu by Molvi Abdul HaqGujrati English learners Dictionary by Babu Suthar

Punjabi Dictionary by

8:phonology of Punjabi by Banarsi Das Jain

9:لسانیات اور زبان کی تشکیل
ڈاکٹر محمد اشرف کمال

10:اردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ
از مسعود حسین خان

11:صوتیات اور فونیمیات مرتبہ پروفیسر اقتدار حسین

12:پنجاب میں اردو از حافظ محمود شیرانی

13:پنجابی کلاسیکی لغت مرتبہ جمیل احمد پال